العلم علمان علم الابدان و علم الادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حوالہ الحکیم العلیم

حامدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نکلنے والا۔ طب جدید عالمگیر کا نہایت دلچسپ اور مفید

ماہوار رسالہ

اطبا کو گورنمنٹ اور ریاستوں سے

تبصرۃ الاطبا

مدیر حکیم احمد الدین موجد طب جدید

جلد ۲	بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۲ء	نمبر ۱

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی - ڈاکٹری - ویدک - ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہے

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات - جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) مایوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	حفظ صحت	۳	۴	افعال الاعضاء	۱۳	۷	جوابات استفسارات	۲۴
۲	علاج الامراض	۷	۵	مراسلات	۱۷	۸	استفسارات	۳۲
۳	علم الادویہ	۱۱	۶	نقد و نظر	۲۳	۹	تحقیقات و تجربات	۳۳
						۱۰	تازہ خبریں	۳۸
						۱۱	ایک خاص سوال	۳۹

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ ہونی چاہیے۔

قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ٹھیک یکم تاریخ کو دفتر سے شائع ہوتا ہے جن اصحاب کو رسالہ وقت پر نہ ملے تو دس تاریخ تک بھی اطلاع دیکر رسالہ منگوا سکتے ہیں جو بیرنگ روانہ ہوگا۔ لیکن دس تاریخ کے بعد درخواست آنے پر قیمتاً مل سکیگا۔

(۲) عام سالانہ قیمت تین روپیہ۔ ممبران انجمن سے پانچ روپیہ تک حسب استطاعت جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ہے۔ قیمت فی پرچہ ۴ر

(۳) قیمت سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا وی۔ پی ارسال کرنیکی اجازت بخشیں بلا اجازت کسی نئے خریدار کے نام رسالہ وی پی نہ ہوگا۔ منی آرڈر نہ بھیجنے میں خریداروں کا خرچ ۲ر لیکن وی۔ پی کی وصولی میں ۴ر خرچ ہوگا۔ پس اتنا فائدہ سوچ لیں۔

(۴) جو اصحاب آئندہ کیلئے تین نئے خریدار پیدا کرکے انکی طرف سے سالانہ قیمتیں نقد دفتر میں بھجوا دینگے یا وی۔ پی وصول کرا دینگے۔ انکا حق ہوگا کہ خود اپنے نام یا کسی دوست کے نام چھ ماہ کے لئے رسالہ مفت جاری کرالیں۔ اور بصورت پانچ خریدار دینے کے ایک سال کے واسطے رسالہ مفت جاری کرا سکتے ہیں۔

(۵) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں۔ وہ سوالات اگر عام اطباء سے ہوں۔ تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا۔ ورنہ تلف کر دیئے جائینگے۔ البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل وعیال کے متعلق ایسے سوالات بھی مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۶) عام طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاک خانہ میں اطلاع کر دینی چاہئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو۔ تو دفتر کو آگاہ فرما دیا کریں تاکہ آپکا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ وار نہیں۔

(۷) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

(۸) نمونہ کا پرچہ ساڑھے چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکتا ہے۔ منیجر

مسلسل مضمون

حفظِ صحت

زیر نگرانی

اور یہ آکسیجن اور کاربن (جلا ہوا مادہ) سے ملنے سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ جب ہوا کی آکسیجن بذریعہ تنفس ہمارے پھیپھڑوں میں جاتی ہے۔ تو خون میں جو کاربن ہوتا ہے۔ اس کے اور اس آکسیجن کے ملنے سے کاربانک ایسڈ گیس پیدا ہوتی ہے۔ نیز لکڑیاں اور تیل اور کوئلہ وغیرہ وغیرہ اشیاء کے جلنے سے بھی یہ گیس پیدا ہوتی ہے۔ یہ گیس نہایت زہریلی ہوتی ہے۔ معمولی ہوا میں اس کی مقدار ۴۰ء فیصدی ہوتی ہے۔ یعنی ہوا کے ہر دس ہزار حصوں میں یہ چار حصے ہوتی ہے۔ جب اس کی مقدار ۶۰ء فیصدی تک ہو جائے تو اگرچہ وہ ہوا صاف نہیں سمجھی جا سکتی۔ کیونکہ اس میں ۰۲ء فیصدی اس کی کثافت موجود ہے۔ مگر تاہم ایسی ہوا سے صحت پر عموماً چنداں بد اثر نہیں پڑتا۔ لیکن اگر اس سے بھی زیادہ مقدار میں بڑھ جائے تو وہ ہوا یقیناً یقیناً مضر صحت ہو جاتی ہے۔ اسکا نظارہ اس وقت محسوس ہوتا ہے۔ جب کسی بند کوٹھڑی میں بہت سی خلقت کا ہجوم ہو جائے۔ اور اس طرح تمام آدمیوں کے تنفس سے کاربانک ایسڈ گیس نکل نکل کر کمرہ کی ہوا میں اس کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور آکسیجن کم ہو جاتی ہے تو وہاں طبیعت میں گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہونے لگتی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابھی دم گھٹا جاتا ہے۔ اسی طرح جس بند کمرہ میں آگ زیادہ جلائی جائے یا کوئلے دھکائے جائیں تو وہاں بھی یہی حالت ظاہر ہو جایا کرتی ہے۔

جس کثرت سے یہ گیس پیدا ہو کر ہوا میں ملتی رہتی ہے۔ اس سے تو ہوا کو بہت ہی کثیف ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن عام ہوا میں وہی طبعی تناسب ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قدرت نے اس گیس کو نباتات کے لئے خاص غذا بنا دیا ہے۔ چنانچہ نباتات سارا دن ہوا میں سے اس گیس کو جذب کرتے رہتے ہیں اور آکسیجن کو اپنے میں سے خارج

کرتے رہتے ہیں - ہاں رات کے وقت اس کے خلاف آکسیجن کو جذب کرنے اور کاربانک ایسڈ گیس کو خارج کرتے ہیں - یہی وجہ ہے کہ رات کے وقت باغ کی سیر کرنا یا درختوں کے جھنڈ میں رات کو سونا مضر صحت ہے - علاوہ ازیں قدرت نے ہوا کی صفائی کے لئے بارش اور دھوپ کو مقرر فرمایا ہوا ہے - جس سے عموماً ہوا صاف ہوکر اسکا تناسب قائم رہتا ہے نیز ہوا میں طغیانی کا ہونا (آندھی اور بگولے) بھی ہوا کی صفائی میں مدد دیتے ہیں - پھول وغیرہ خوشبو والی اشیاء بھی ایک حد تک ہوا کو صاف کر دیتے ہیں -

(۴) **ایمونیا** - یہ گیس نباتی وحیوانی سڑاند سے پیدا ہوتی ہے - اگرچہ حیوانات کے لئے تو یہ مضر ہے - لیکن نباتات کے لئے یہ نہایت مفید چیز ہے - معمولی ہوا میں یہ گیس نہایت ہی تھوڑی مقدار میں ہوتی ہے - جو مضر صحت نہیں ہوتی - لیکن اگر زیادہ مقدار میں ہو تو ضرور صحت خراب ہو جاتی ہے

(۵) **اوزون** - یہ ایک قسم کی بہت تیز آکسیجن ہے جو کہ نہایت پاک وصاف ہوا میں قلیل مقدار میں پائی جاتی ہے - مثلاً پہاڑوں کی چوٹیوں اور سطح سمندر کی ہوا میں یا سبزہ زار اور پُر فضاء مقامات جیسے کشمیر وغیرہ کی ہوا میں پائی جاتی ہے - مواد فاسدہ کی بدبو جو ہوا میں ملتی ہے یہ اسکو صاف اور بدبو کو رفع کرنے والی ایک قدرتی گیس ہے -

(۶) **پانی کے بخارات** - سمندروں - دریاؤں - جھیلوں - جوہڑوں وغیرہ سے پانی بخارات بنکر ہوا میں ملتے رہتے ہیں - سو ایسے بخارات بھی کم وبیش ہمیشہ ہوا میں موجود رہتے ہیں - چنانچہ جب انکی مقدار ہوا میں کم ہو تو وہ ہوا خشک ہوتی ہے - اور جب زیادہ ہو تو ہوا مرطوب ہو جاتی ہے - لیکن جب ہوا میں اس کی مقدار زیادہ بڑھ جائے یعنی ہوا بہت ہی مرطوب ہو جائے تو ایسی ہوا مضر صحت ہو جایا کرتی ہے - چنانچہ مرطوب ہوا سے کمی خون اور اعضائے انہضام کی امراض پیدا ہو جایا کرتی ہیں نیز جگر پر بھی اس سے بہت مضر اثر پڑتا ہے -

(۷) ہوا میں علاوہ ان مذکورہ بالا اشیاء کے دیگر قسم کی کئی اشیاء معدنی نباتی - حیوانی - اور دخانی وغیرہ بھی مل جایا کرتی ہیں - چنانچہ معدنی اشیاء میں سے عموماً گرد و غبار - مٹی - پتھر - سیسہ اور تانبہ وغیرہ کے اجزاء ہوا کرتے ہیں - جو ہوا میں ملکر اُڑتے رہتے ہیں - کسی کمرے کے اندر جب باہر سے سورج کی شعاع پڑتی ہے تو اس شعاع کے اندر اس قسم کے ذرات دکھائی دیتے ہیں - سو جب ایسے ذرات ہوا میں زیادہ مقدار میں مل جائیں تو ایسی ہوا کو سونگھنے والے حسب تاثیرات ان ذروں کے مختلف قسم کی امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں - مثلاً سنگ تراش کو عموماً خراش غشاء مخاطی یعنی ترکہ دکھانسی وغیرہ کی شکایت ہو جایا کرتی ہے - اور سیسہ کے کارخانوں میں کام کرنے والوں میں سے بعض کو مرض فالج سرسی ہو جایا کرتی ہے - نباتاتی اور حیوانی ذرات جب ہوا میں زیادہ ہو جائیں - تو وہ ہوا بہت ہی زیادہ زہریلی ہو جایا کرتی ہے - معدنی ذرات سے تو شاذ و نادر اشخاص ہی بیمار ہوا کرتے ہیں - لیکن جو ذرات نباتی یا حیوانی سڑاند تعفن سے پیدا ہو کر ہوا میں مل جاتے ہیں - ان سے عموماً وبائی امراض پیدا ہوتے ہیں - خصوصاً حیوانی ذرات تو بہت ہی نقصان رساں ہوا کرتے ہیں -

ایک شخص کو کسقدر صاف اور معتدل ہوا کی ضرورت ہے

ایک متوسط جوان شخص آرام کی حالت میں براہ تنفس ایک گھنٹہ میں تقریباً ۶ ½ مکعب فٹ کاربانک ایسڈ گیس (دخانی ہوا) خارج کرتا ہے - گویا چوبیس گھنٹوں (دن اور رات) میں ۱۴۴ مکعب فٹ لیکن کام کرنے کی حالت میں یہ مقدار بہت بڑھ جاتی ہے - چنانچہ معمولی کام کی حالت میں ۹ ½ مکعب فٹ فی گھنٹہ اور زور کا کام کرنے میں ۹ ½ ا مکعب فی گھنٹہ یہ گیس براہ تنفس خارج ہوتی ہے - پیچھے ذکر ہو چکا ہے کہ خالص اور معتدل ہوا کے ہر دس ہزار حصوں میں چار حصے یہ گیس ہوتی ہے - اور اگر بجائے ۴ کے یہ ۶ حصے بھی ہو جائے - تو چنداں مضر نہیں ہوا کرتی - یعنی اگر ہوا میں

۰۲ر فیصدی اس گیس کی کثافت ہو تو ایسی ہوا صحت پر مضر اثر نہیں کرتی - لیکن اگر گیس مذکور کی مقدار اس سے بھی بڑھ جائے تو وہ یقیناً یقیناً مضر صحت ہو جاتی ہے ۔

پس اگر ۰۲ر فیصدی کے تناسب کے ہوا میں اس گیس کا اندازہ لگایا جائے ۔ تو ۱۰۰ مکعب فٹ ہوا میں ۰۳ر مکعب فٹ اور ۱۰۰۰ مکعب فٹ ہوا میں ۲ر مکعب فٹ اور ۳۰۰۰ مکعب فٹ ہوا میں ۶ر مکعب فٹ یہ گیس ہوگی -

اور جب ایک متوسط جوان شخص بلا تنفس ایک گھنٹہ میں ۶ر مکعب فٹ یہ گیس خارج کرتا ہے - اور ۶ مکعب فٹ یہ گیس اگر ۳۰۰۰ مکعب فٹ ہوا میں مخلوط ہو تو وہ ہوا کثیف ہو جاتی ہے - پس اس سے یہ ظاہر ہے کہ ایک متوسط جوان شخص اپنے تنفس سے ایک گھنٹہ میں ۳۰۰۰ مکعب فٹ ہوا کو کثیف کر دیتا ہے - اس لئے اسے فی گھنٹہ ۳۰۰۰ مکعب فٹ تازہ ہوا کی ضرورت ہے - مثلاً ایک کمرہ جسکا طول ۲۰ فٹ عرض ۱۵ فٹ اور بلندی ۱۰ فٹ ہو تو اسکا مکعب رقبہ = ۲۰ + ۱۵ + ۱۰ = ۳۰۰۰ مکعب فٹ - گویا اس کمرہ میں تین ہزار مکعب فٹ ہوا ہے - اگر ایسے کمرہ میں ایک آدمی کو داخل کر کے اس میں تازہ ہوا کی آمد کے تمام راستے بند کر دیئے جائیں تو ایک گھنٹہ تک بلا کسی مضرت کے گذار لیگا - لیکن اس کے بعد چونکہ اس ہوا میں آکسیجن کم ہو جائیگی اور کاربانک بڑھ جائیگی - اس واسطے اس شخص کی صحت میں ضرور ہی فرق پڑ جائیگا - اس سے خیال کر لینا چاہئے کہ ہم کو صحت کے قائم رکھنے کے لئے کس قدر تازہ ہوا کی ضرورت ہے - پس مکانوں میں جس قدر آمد و رفت ہوا کا انتظام ہو سکے بہتر ہے تاکہ ہوا کثیف نہ ہونے پائے - یا کم از کم اسقدر کثیف نہ ہو جائے جس سے مضر صحت بن جائے ۔

علاج الامراض

سلسلہ مخزن

(۵) **حیض کا بند ہو جانا** جس سے خون اپنی طبعی حالت سے متغیر ہو جائے۔

(۶) عرصہ تک دودھ پلانا جس سے دموی رطوبات زیادہ خرچ ہو جائیں۔

(۷) حمل میں اعضاء غذائیہ کمزور ہو جائیں خصوصاً وہ عورتیں جو بار بار اور جلد جلد حاملہ ہو جایا کرتی ہوں۔

(۸) ایک دفعہ پہلے بھی اس مرض کا حملہ ہونا۔ کیونکہ جب ایک دفعہ یہ مرض ہو جائے تو پھر ہمیشہ اس مرض کے پیدا ہونے کے واسطے استعداد قائم ہو جاتی ہے

(۹) طرح طرح کے تفکرات و ترددات سے طبیعت کا پریشان رہنا۔ یا کثرت مشاغل وغیرہ۔

(۱۰) سیسہ کی مزمن زہر کا بدن میں موجود ہونا۔

(۱۱) مرض آتشک یا سوزاک یا مرض خنازیر سے خون کا بگڑ جانا۔

اسباب و اصلہ یا محرکہ جن کے اثر سے یہ مرض پیدا ہو جاتی ہے۔ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) **سردی لگنا**۔ مثلاً بارش میں بھیگنا یا سیلی جگہ پر سونا یا بھیگے کپڑے دیر تک پہنے رہنا۔ اس سے خون کے غلیظ مواد جوڑوں یا اغشیہ وغیرہ میں جم کر یا بند ہو کر مرض کو پیدا کر دیتے ہیں۔

(۲) تغیرات موسم یعنی یک لخت مرطوب اور سرد موسم کا آجانا۔

(۳) جوڑوں پر چوٹ لگنا یا معمول سے زیادہ زور پڑنا جیسے ٹے نس کھیلنے میں کہنی پر زیادہ زور پڑتا ہے۔ یا کثرت محنت سے تکان کا ہونا۔

(۴) پیشاب یا پسینہ کا یک لخت رُک جانا جس سے وہ مواد فاسدہ جو بذریعہ جلد یا گردوں کے جسم سے خارج ہو جایا کرتے تھے رُک جائیں اور وہ مفاصل میں فساد پیدا کر دیں۔

اقسام مرض

قسم اول۔ بڑے بڑے جوڑوں کا درد۔ جیسے گھٹنے اور ٹخنے کا جوڑ یا کہنی اور

کلائی کا جوڑ وغیرہ - یہ مرض اگرچہ چھوٹے چھوٹے جوڑوں میں بھی چلا جاسکتا ہے لیکن پہلے بڑے بڑے جوڑوں سے شروع ہوتا ہے -

قسم دوم - چھوٹے جوڑوں کا درد - جیسے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے جوڑ - اگرچہ اس مرض میں آخر بڑے بڑے جوڑ بھی مبتلا ہو سکتے ہیں - بلکہ اکثر اندرونی اعضاء بھی اس سے ماؤف ہو سکتے ہیں - لیکن اس کا ابتدا عموماً چھوٹے جوڑوں سے ہوا کرتا ہے - اگرچہ ان ہر دو اقسام کی پیدائش کے اقسام قریباً یکساں ہیں جو کہ ایک ہی مرض کہلانے کی مستحق ہیں - لیکن چونکہ ان کی بعض علامات اور عوارضات اور علاج وغیرہ میں کسیقدر اختلاف پایا جاتا ہے - اس واسطے متقدمین نے ان ہر دو اقسام کو الگ طور پر دو مستقل مرضیں قرار دیا ہے - چنانچہ پہلی قسم کا نام وجع مفاصل اور دوسری کا نام نقرس رکھا ہے - لہذا یہ خاکسار بھی انکی متابعت کو پسند کرتا ہوا یہاں اس فصل میں صرف وجع المفاصل کی ہی اقسام کا ذکر کرتا ہے - اس کے بعد نقرس کا علیحدہ فصل میں ذکر ہوگا -

پس یاد رہے کہ وجع المفاصل یعنی بڑے جوڑوں کا درد از روئے خفت و شدت عوارضات کے تین قسم پر ہے -

اول - وجع المفاصل حاد - یعنی شدید گنٹھیا

دوم - وجع المفاصل مزمن یعنی پرانا گنٹھیا یا خفیف گنٹھیا -

سوم - تحجر المفاصل یعنی جوڑوں کا پتھرا جانا -

علامات شدید گنٹھیا - یکایک سردی اور لرزہ یا بے چینی ہو کر بخار ہو ہو جاتا ہے - شدید زکام کی علامات پائی جاتی ہیں - پشت اور ہاتھ پاؤں میں نہایت شدت کا درد ہوتا ہے - اور بدن جکڑا جاتا ہے - بعض اوقات لوزتین یعنی گلے کے غدود متورم ہو جاتے ہیں - مختلف مقامات میں درد ہوتا ہے - ایک دو دن کے بعد بڑے بڑے جوڑوں میں ورم پیدا ہو کر وہ سرخ ہو جاتے ہیں اور چھونے سے گرم معلوم ہوتے اور پھول کر تن جاتے ہیں - اور ان میں اس شدت کا درد ہوتا ہے کہ انکو چھونا محال ہو جاتا ہے - مریض حرکت کرنے سے مجبور اور نہایت لاچار ہو جاتا ہے - تشنگی بشدت ہوتی ہے اور بھوک بالکل مر

جاتی ہے۔ زبان پر ایک سفید رنگ اور موٹی مگر ملائم سی تہہ جم جاتی ہے۔ پاخانہ سخت قبض۔ پیشاب سرخ رنگ اور کم مقدار میں آتا ہے۔ جس میں ترشی کی علامات موجود ہوتی ہیں۔ نبض ممتلی اور تیز چلتی ہے۔ حتے کہ منٹ میں ۹۰ سے ۱۲۰ دفعہ تک چلتی ہے۔ نیند بالکل مفقود۔ بیمار کو پسینہ اکثر بہت آتا ہے۔ جس سے ترش بو آتی ہے۔ جوڑوں کی ورم میں دن بدن ترقی ہوتی ہے۔ اور یکے بعد دیگرے بڑے جوڑ کبھی دونو طرف کے مقابل جوڑ یکدفعہ مبتلا مرض ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی پہلے ایک طرف کے جوڑ مبتلا ہوتے ہیں۔ اور پھر دوسری طرف کے۔ اور کبھی پہلے جوڑ کو چھوڑ کر دوسرے جوڑ میں مرض منتقل ہو جاتا ہے۔ لیکن کبھی پہلے جوڑ بدستور ماؤف رہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی دوسرے جوڑوں پر بھی مرض حاوی ہو جاتا ہے۔ اور کبھی جن جوڑوں کو یہ مرض چھوڑ چکی تھی۔ پھر دوبارہ ان پر حملہ آور ہو جاتی ہے۔ بخار حسب شدت مرض کے معمولی یا اوسط درجہ کا یا بہت ہی شدید ہوتا ہے۔ چنانچہ ۱۰۲ درجہ سے ۱۱۰ درجہ تک حرارت ہوتی ہے۔ جسقدر بخار زیادہ شدید ہوگا اُسیقدر مرض مہلک اور شدید ہوگی۔ لیکن جب بخار کم درجہ پر ہو تو عوارضات اور تکالیف بھی اسی قدر کم ہوتی ہیں۔ عموماً صبح کے وقت خود بخود بخار میں کسیقدر تخفیف ہو جایا کرتی ہے۔ جو تھوڑے عرصہ کے بعد پھر اصلی درجہ پر آجاتا ہے۔ بالآخر دس بارہ روز کے بعد بخار رفع ہو جاتا ہے۔ یا کم از کم اس کی شدت کم ہو جایا کرتی ہے جس سے پیاس وغیرہ عوارضات و علامات تپ میں کمی آجاتی ہے۔ بھوک لگنے لگتی ہے۔ دردوں میں بھی کمی آجاتی ہے۔ مریض چلنے پھرنے لگتا ہے۔

نتائج مرض

(۱) جب یہ مرض شدید ہو اور خصوصاً جب اندرونی اعضاء کی طرف منتقل ہو جائے تو نتیجہ ہمیشہ خراب ہوتا ہے۔ چنانچہ جب قلب اور حجاب القلب میں یہ مرض سرایت کر جاتا ہے۔ اور جسقدر مریض کی عمر زیادہ ہو اسیقدر

یہ بات بھی زیادہ ہوتی ہے تو ایسی حالت میں دل دھڑکنے لگتا۔ غشی پڑ جاتی ہے اور دل کے مقام پر درد ہونے لگتا ہے وغیرہ۔ اور جب دماغ کے پردوں میں یہ مرض سرائت کر جاتی ہے۔ تو خیالات پراگندہ اور عقل میں فتور پڑ جاتا ہے۔ غنودگی اور ہذیان ہوتا ہے وغیرہ۔ اور جب شش کی طرف اس مرض کا انتقال ہو جاتا ہے۔ تو تنگی تنفس اور تشنجی کھانسی اور ذات الجنب وغیرہ عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جب موخر دماغ یا حرام مغز میں یہ مرض سرایت کر جائے تو مرض سکتہ یا فالج ہو جاتا ہے۔

(۲) جب دلپر اس مرض کا حملہ ہو کر صحت ہو جاتی ہے تو اکثر دل میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور رہ جاتا ہے۔ جس سے تھوڑی بہت مشقت و محنت کرنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ اور سانس پھول جاتا ہے۔ اور بالآخر مرض استسقاء قلبی ہو کر مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

(۳) جب یہ مرض بہت شدید نہیں ہوتا تو صحیح علاج سے ایک ہفتہ سے دو ہفتہ تک یا نامکمل علاج کی صورت میں تین ہفتہ سے چھ ہفتہ تک اکثر صحت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مرض کا کوئی نشان وجود میں دکھائی نہیں دیتا۔ البتہ انہیں اسباب کے واقع ہونے سے اس مرض میں دوبارہ مبتلاء ہونے کے لئے وہ مریض ہمیشہ مستعد رہتا ہے۔ اور کبھی مرض میں صرف خفت کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور مرض مزمن ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بخار وغیرہ رفع ہو کر اور درد میں تخفیف ہو کر مریض چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ کبھی درد کو آرام کبھی پھر زیادہ اسی طرح کی حالت ہو جاتی ہے۔ لیکن پھر عموماً بخار نہیں ہوتا۔

علاج

(۱) اگر مریض طاقتور اور اسکے جسم میں خون زیادہ ہو اور کوئی مانع نہ ہو تو فصد بھی کر سکتے ہیں۔ والا مسہل دیکر مرض کی شدت کو کم کر سکتے ہیں۔ پھر مدرات ادویہ سے ادرار بھی کرا سکتے ہیں۔

(۲) اسکے بعد سفوف بیشی ۲ء کا استعمال اس مرض میں بہت ہی مفید اور جلدی نفع دینے والا ہے چنانچہ اسکی ایک ایک رتی تین تین گھنٹہ کے وقفہ سے دیتے جانا چاہئے۔ اس سے مرض کا زور دمبدم کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ حتےٰ کہ ایک ہفتہ کے اندر ہی صحت ہو جاتی ہے۔

مسمّی بخون

علم الادویہ

یا ایسا نہ ہو کہ زخم کی راہ سے خون میں جذب ہو کر زہریلی علامات پیدا کرنے کا باعث ہو۔ اسی طرح پیچش وغیرہ مرض میں اسکا شیاف یا پچکاری (حقنہ) کرتے وقت بھی احتیاط سے کام لیا جائے۔ آنکھوں کی ورم اور سوزش اور خارش وغیرہ میں جب استعمال کریں تو بھی اعتدال کو قائم رکھیں یعنی کم مقدار میں استعمال کرائیں۔ اسی طرح کان اور ناک کے اندر جب ڈالیں تو بھی کم مقدار میں ہو۔ کیونکہ ان تمام اعضاء میں بہ سبب انکے تخلخل کے افیون کا اثر جلدی نفوذ کر جاتا ہے۔ پس اگر زیادہ مقدار میں دوا ہوگی تو اس کے جذب ہو جانے سے علامات سمیہ پیدا ہو کر تکلیف اور فکر کا باعث ہونگے۔

استعمالات اندرونی۔ خوراک کے طور پر افیون کے کھانے سے چونکہ پہلا اثر اسکا معدہ پر ہی ہوتا ہے۔ اس واسطے معدہ کے بیان سے ہی اسکے مواقع استعمال کو شروع کیا جاتا ہے۔

معدہ۔ درد معدہ اور قے خواہ کسی سبب سے ہو اسکے استعمال سے اکثر ان میں آرام ہو جاتا ہے۔ فروح معدہ اور سرطان معدہ کی صورت میں بھی اسکا استعمال بہت مفید ہے۔

امعاء۔ آنتوں کی ہر قسم کی دردوں میں اسکا استعمال درد کو رفع کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے استعمال سے پہلے اگر امعاء میں کوئی سدہ وغیرہ ہو تو اسکو ضرور رفع کر لینا چاہیئے۔

نیز ہر قسم کے اسہال میں خواہ خونی ہوں یا صفراوی مرض سل کی وجہ سے ہوں یا خراش امعاء وغیرہ سے بدہضمی سے ہوں یا ہیضہ سے۔ ہر ایک میں نہایت مفید اور بیش بہا چیز ہے۔ لیکن مرض اسہال شدید کے اخیر درجہ میں جب جسم سرد ہو جائے تو پھر اسکا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ مرض پیچش ہر قسم میں اسکا استعمال نافع ہے۔ خصوصاً جب اسکو بطور حقنہ کے استعمال کیا جائے تو بہت ہی زود اثر ہے۔ ورم صفاق میں اسکو زیادہ مقدار میں دینا بہت مفید

ہوا کرتا ہے - کیونکہ حرکت امعاء کے بند ہو جانے سے غشاء باریطون رگڑ کے صدمہ سے بچ جاتی ہے - نیز ورم کی تحلیل میں بھی افیون مدد کرتی ہے - خون کے اخراج کو بند کرتی ہے -

آلات تنفس - غشاء مخاطی کی امراض میں تو چنداں مفید نہیں بلکہ اکثر اوقات مضر ہوتی ہے - چنانچہ ابتداء زکام یا ابتدائے کھانسی میں جب ابھی خراش ہی پیدا ہوئی ہو - اگرچہ اس کی ایک دو خوراک تو مفید ہوتی ہیں لیکن جب بلغم پیدا ہو جائے تو اسکا دینا ٹھیک نہیں - کیونکہ پھر اس کے استعمال سے ہوائی نالیوں کے سُست ہو جانے سے بلغم کا اخراج بند ہو کر ان میں بلغم کا اجتماع ہو جاتا ہے - لہذا بلغمی کھانسی میں اسکا استعمال نہیں کرنا چاہئے - مگر خراش کے رفع کرنے کی غرض سے اگر تھوڑی مقدار میں سمجھ سوچکر دانا طبیب استعمال کرے تو مختار ہے - خصوصاً جب کسی مخرج بلغم دوا کے ساتھ ملا کر دیں - البتہ خشک کھانسی ہر قسم میں خواہ سل کی وجہ سے ہو خواہ سینہ کی رسولیوں کی وجہ سے اور خواہ ذات الجنب کی وجہ سے ہو خواہ ذات العرض اور شوصہ وغیرہ سے غرضیکہ جب محض خراش یا تشنج کی وجہ سے یا کسی دوسری مرض کے اشتراک کی وجہ سے خشک کھانسی ہو تو یہ دوا بہت نفع مند اور اکسیر صفت ہے - حتےٰ کہ کالی کھانسی میں بھی مفید ہے - پس ہر قسم کی کھانسی میں بلا سوچے اسکا دینا ٹھیک نہیں بلکہ معالج کو چاہئے کہ سوچ سمجھ کر اس کے عین موقعہ پر اسکا استعمال کر کے اس کے فوائد سے بہرہ ور ہو - نہ کہ اُلٹا نقصان اُٹھائے پس یہ اصول یاد رکھنا چاہئے کہ آلات تنفس میں بلغم بھرا ہوا ہو یا کہ تنگی نفس سے مریض کا چہرہ سیاہی مائل ہو رہا ہو تو اس کے استعمال کی جرأت نہ کریں -

نظام عصبی - دماغ پر چونکہ افیون کا اثر مسکن اور منوم ہوتا ہے - اس لئے ہر قسم کے درد - بے چینی اور بے خوابی کی حالت میں تسکین الم اور نیند لانے کے واسطے بہت اعلےٰ دوا ہے - اسی طرح سخت دیوانگی یا ہذیان خمری (شرابی کا ہذیان) یا اکثر اقسام کے تپوں کے ہذیان میں اسکے استعمال سے جلد فائدہ ہو جاتا ہے - غرضیکہ یہ دوا تمام بدن کے دردوں اور سوزشوں اور بے چینیوں وغیرہ کو رفع کر کے

مسلسل مضمون

افعال الاعضاء

رفیق جمیع حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ جولائی ۱۹۲۳ء

اب مختصراً ہر دو حصوں کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ کہ یہ سبق ذہن نشین ہو جائے۔

دایاں حصہ	بایاں حصہ
(۱) دایاں کان پتلا اور بڑا ہوتا ہے۔	(۱) بایاں کان قدرے چھوٹا ہوتا ہے۔
(۲) دائیں کان میں وریدصاعد اور ورید نازل آکر گرتی ہے۔	(۲) بائیں کان میں وریدشریانی پھیپھڑوں سے صاف شدہ خون لاتی ہے۔
(۳) دایاں بطن بہ نسبت بائیں کے چھوٹا ہوتا ہے۔	(۳) بایاں بطن قدرے بڑا ہوتا ہے۔
(۴) دائیں بطن کے اوپر کی طرف سے شریان وریدی نکلتی ہے۔ جو پھیپھڑوں میں خون صاف ہونے کو لے جاتی ہے۔	(۴) بائیں بطن کے اوپر کی طرف سے شاہ رگ یا اوریطی نکلتی ہے۔ جو تمام جسم کو خون پہنچاتی ہے۔
(۵) دائیں بطن میں گندا خون ہوتا ہے جو بدن سے واپس آتا ہے۔	(۵) بائیں بطن میں صاف خون ہوتا ہے جو تغذیہ کے واسطے بدن میں جاتا ہے۔

دل کی ساخت اگرچہ عضلات ارادیہ کی سی ہے۔ یعنی جس طرح عضلات ارادی کے الیاف میں خطوط اور دھاریاں ہوتی ہیں۔ اسی طرح قلب کی ساخت میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مگر اس کے حرکات ارادی نہیں۔ بلکہ غیر ارادی یعنی طبعی ہیں۔ حرکات کی صورت یہ ہے کہ قلب کی عضلاتی دیواریں متواتر سکڑتی اور پھیلتی رہتی ہیں۔ چنانچہ دونو کان ایک ہی وقت میں سکڑتے ہیں۔ اور پھر بتدریج دونوں بطن ایک ہی دفعہ سکڑتے ہیں۔ مگر جب کان سکڑتے ہیں۔ تو بطن کھلے ہوتے ہیں۔ اور جب بطن سکڑتے ہیں۔ تو کان کھلے ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ سلسلہ سکڑنے اور پھیلنے کا جاری رہتا ہے۔

نوٹ۔ سکڑنے کی حالت کو عربی میں انقباض القلب اور انگریزی میں

سسٹولی کہتے ہیں۔ اور پھیلنے کی حالت کو انبساط القلب اور انگریزی میں ڈایاسٹولی بولتے ہیں۔

ان دونو حرکتوں کے درمیان دو سکون یعنی وقفے بھی ہوتے ہیں۔ جو دو آوازوں کے بعد ہوتے ہیں۔ پہلا وقفہ بڑا اور دوسرا چھوٹا ہوتا ہے۔ اسی طرح پہلی آواز لمبی اور گہری ہوتی ہے۔ جو بطون القلب کے سکڑنے پر موقوف ہے۔ کیونکہ بطون کے سکڑنے اور خون کو دھکیلنے میں زیادہ قوت اور وقت صرف ہوتا ہے اور دوسری آواز جو ان کی اصلی حالت پر واپس آنے سے پیدا ہوتی ہے چھوٹی ہوتی ہے۔

ان حرکات کی غرض و غایت یہ ہے۔ کہ:-

(۱) تعدیل روح اور دفعہ فضلات (یعنی بخارات دخانی) کے لئے خون کو پھیپھڑوں میں دھکیلا جاوے۔ جیساکہ علامہ قرشی نے نبض[1] کی تعریف میں تحریر کیا ہے۔ وھو حرکۃ وضعیۃ للشرائین قبضاً وبسطاً لتعدیل الروح بالنسیم واخراج فضلاتہ۔

(۲) حرارت غریزی کو نگاہ رکھا جائے۔ کیونکہ حرارت حرکت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

(۳) تغذیہ بدن کے واسطے خون کو بذریعہ شرائیں۔ جسم میں منتشر کیا جاوے۔

(۴) دوران خون کو قائم رکھا جاوے۔

دورانِ خون کس طرح ہوتا ہے

جسم کے نچلے حصے (اعضاء السفلی) کا کثیف اور سیاہ خون چھوٹی چھوٹی عروقوں اور وریدوں میں جمع ہو کر ایک بڑی ورید میں آتا ہے۔ جسے ورید نازل[1] اور انگریزی میں انفیری اور دینا کیوا کہتے ہیں۔ اور وہ خون بھی جو مورے میں غذا کے استحالے سے پیدا ہوتا ہے۔ جگر اور مجری الصدر کی راہ اس میں آکر شامل ہوتا ہے۔ اسی طرح جسم کے اوپر کے حصے (اعضاء العلیا) کا خون بھی اکٹھا ہو کر ورید صاعد میں آتا ہے۔ پھر ان دونو وریدوں (یعنی ورید نازل اور صاعد) سے دائیں اذن القلب میں جمع ہوتا ہے۔ اور اس کے سکڑنے پر درمیانی سوراخ کی راہ۔ دائیں بطن القلب میں

[1] ورید نازل اور ورید صاعد کے نام صاحب مضمون نے تقلیدی رنگ میں لکھ دیئے ہیں اب جدید طب میں نازل صاعد کے نام سے اور صاعد کو نازل کے نام سے موسوم کرنا صحیح ہے۔ مدیر

اور بطن کے سکڑنے سے بذریعہ ورید شریانی پھیپھڑے کے عروق شعریہ میں پھیل جاتا ہے۔ کہ کاربانک ایسڈ گیس (بخارات دخانی) کو براہ تنفس خارج کرے اور آکسیجن (باد نسیم) کو جذب کر کے صاف اور چمکیلا بن جائے۔ پھر وہاں سے بذریعہ شریان وریدی بائیں اذن القلب میں اور اذن سے بائیں بطن میں جاتا ہے۔ اور وہاں سے بذریعہ اورطی (شاہ رگ) تمام جسم کے عروق شعریہ میں برائے تغذیہ پھیل جاتا ہے۔

بعد تغذیہ و تحلیل روح حیوانی وہ خون مکدر اور سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اور اس میں بخارات دخانیہ شامل ہو جاتے ہیں۔ یعنی آکسیجن خرچ ہو کر کاربن کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔ جو قابل اخراج ہوتی ہے۔ لہٰذا عروق شعریہ سے وہ خون برا ستہ اور وہ کے اکٹھا ہو کر ورید اجوف نازل اور صاعد کی راہ پھر دائیں اذن میں آ جاتا ہے۔ اور پہلی پھیپھڑہ طرح دوسرا اور تیسرا دورہ جاری رہتا ہے

دیکھو شکل ہذا

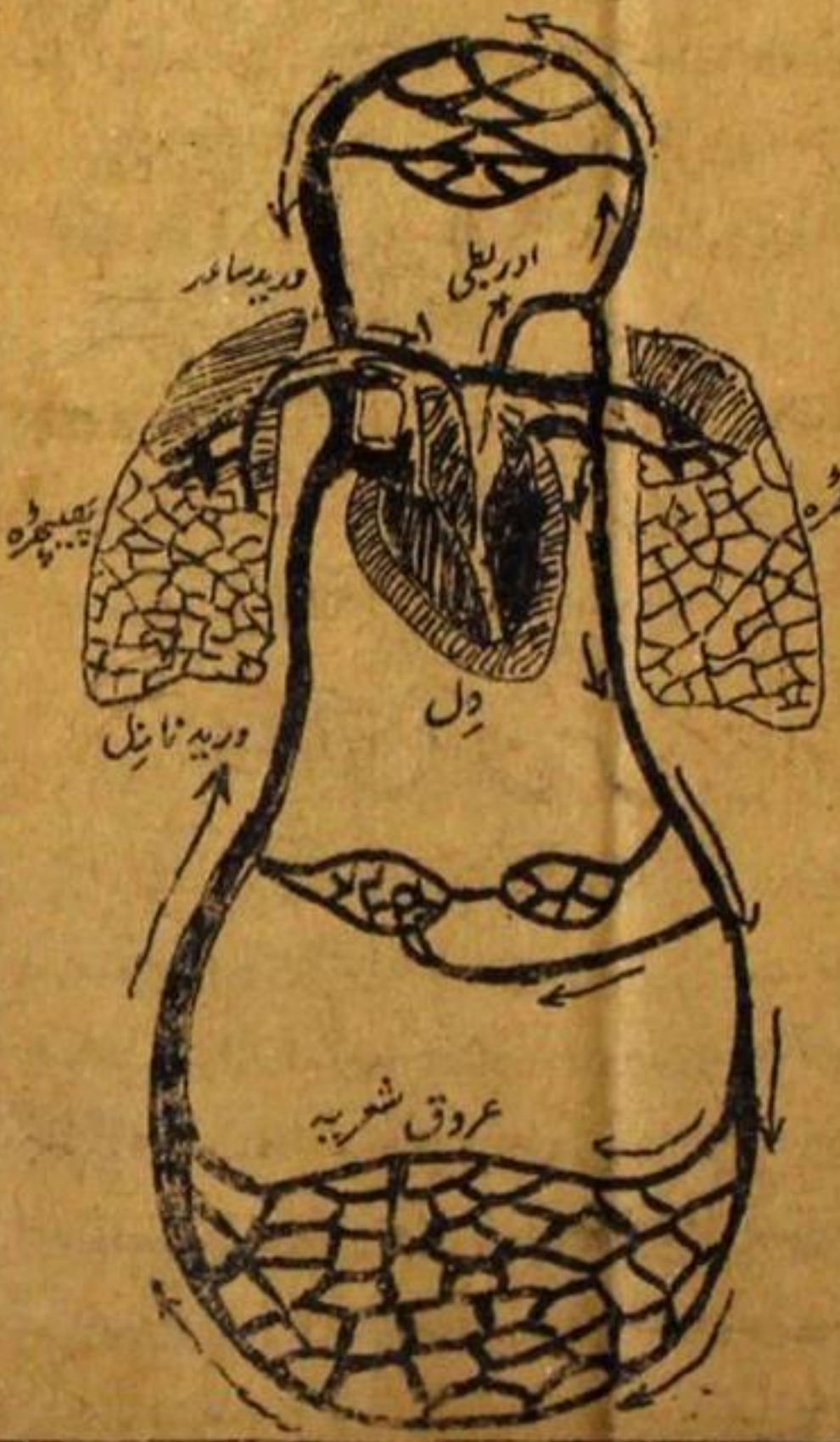

دوسری شکل صفحہ ۱۶ پر دیکھو۔

دورانِ خون کا ثبوت

۱- اگر کوئی ورید کٹ جاوے۔ تو زخم کے نیچے سے ورید کو دبانے پر خون رُک جاتا ہے کیونکہ خون واپس دل کی طرف جاتا ہے۔ مگر سر کی وریدوں کو اوپر کی طرف دبانا چاہئے

۲- دل کی کواڑیونکی ساخت اِس قسم کی ہوتی ہے کہ وہ خون کو ایک ہی طرف جانے دیتی ہیں

۳- اگر بازو یا پنڈلی یا انگلی کو کسی جگہ سے باندھ دیا جاوے۔ تو وہاں خون کے رُک جانے سے اجتماع ہو کر پھول جاتی ہے۔ یا متورم ہو جاتی ہے۔

۴- سمیات کے خارجی استعمال سے جہاں قرحہ ہو۔ سمی اثر جذب ہو کر تمام جسم میں پھیل جاتا ہے۔

۵- اگر ورید نازک اور سطحی کو باندھ دیا جاوے۔ تو خون خارج ہو کر دل کا رنگ زرد اور پھیکا ہو جاتا ہے۔

۶- اگر شریان اعظم کو دبایا جاوے۔

عروق

تو دِل غیر معمولی طور پر پھول جاتا ہے۔

۷- اطبائے متقدمین کی کتب معتبرہ سے بھی دوران خون کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ مولٰنا مولوی حکیم غلام مصطفٰے صاحب ایم۔ او۔ ایل زبدۃ الحکماء نے اپنی کتاب تشریح الابدان سے صفحہ ۔۔۔ پر بحوالہ نجات و سندات کتب بڑی وضاحت سے تحریر فرمایا ہے۔ شائقین وہاں سے مطالعہ فرمالیں۔ یہاں اس کی گنجائش نہیں ہے۔

(باقی دارد)

مراسلات

مراسلہ ۱

مخدوم مکرم سلمہٗ زبان جناب حکیم احمد الدین صاحب زاد عنایتہٗ

بعد تسلیم آنکہ مزاج شریف مرسلہ رسالہ ماہ اگست کا وصول پایا ملاحظہ سے نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ جناب حکیم غلام حسین صاحب سملال والوں کا نسخہ پسینہ لانیکا نظر سے گذرا۔ واقعہ میں نسخہ قابل تعریف ہے۔ مگر کچھ عرض کرنا ہے۔ بار خاطر نہ ہو تو گذارش ہے کہ حکیم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ چراغ کے نیچے کوئی برتن ضرور رکھو تاکہ گھی نیچے نہ گرے۔ جناب من حکیم صاحب نے نسخہ میں چراغ میں گھی ڈالنے کا ذکر نہیں کیا۔ خالی چراغ میں بتی روشن کرنے سے امید نہیں کہ کچھ ٹپکے۔ عجب نہیں کہ وہ بتی خشک ایکدم سلگ جاوے۔ حکیم صاحب سے دریافت کیجئے کہ چراغ میں قدرے گھی ڈالنا چاہئے۔ حکیم صاحب نے خلاصہ تحریر نہیں کیا جبکہ گھی کا ذکر نہیں تو بتی میں شاید کچھ روغن ٹپکے۔ پھر حکیم صاحب گھی کا نام کیوں لیتے ہیں۔ قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ غالباً چراغ میں قدرے گھی ڈالکر وہ بتی جس میں آک دھتورہ کے پتوں کا پانی شنگرف آمیز ایک چندی پارچہ میں جذب ہو کر خشک ہو گیا ہے۔ ڈالتے ہونگے۔ ورنہ یہ خشک بتی ایکدم جل اُٹھے گی۔ اس میں منہ اس واسطے باہر رکھا جاتا ہے کہ اس کی سمیت آنکھوں کو نقصان نہ پہنچاوے۔ ورنہ اور کوئی بات نہیں معلوم دیتی۔ پھر حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ ہر ایک بیماری کو فائدہ ہوتا ہے۔ یہ درست ہے۔ مگر لقوہ کی بیماری جو اکثر منہ سے تعلق رکھتی ہے اُسکو بھی کچھ فائدہ ہوتا ہے کیا۔ خلاصہ تحریر فرماویں تاکہ اُسپر عمل کیا جاوے۔

آج عرصہ دس سال سے میں دیکھتا ہوں شہر امرتسر میں یہ لہ پسینہ لانیکا موجود ہے۔ وہ اس طرح کا ہے کہ ایک کرسی پر موم جامہ کا کپڑا جیسے کہ مشین کے اطراف اکثر درزی لگا لیتے ہیں۔ ویسے ہی وہ کپڑا ایک کرسی پر مڑھا ہوتا

ہے۔ مگر کچھ ڈھیلا سا اُس کرسی پر بیمار بیٹھ جاتا ہے۔ وہ کپڑا ہر ایک آدمی کے گلے تک آجاتا ہے۔ منہ باہر رہتا ہے۔ باقی تمام جسم اندر کپڑے کے کرسی کے اندر بیمار کے سامنے چراغ روشن کر دیا جاتا ہے۔ اُس روشنی کی حرارت سے پسینہ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ پانچ دس منٹ آدمی بٹھاتے ہیں۔ سخت گرمی کے سبب دل بہت گھبراتا ہے۔ یہ تو بہت دن سے مروج ہے۔ میں نے بھی چند مرتبہ اُس آلہ میں بیٹھ کر پسینہ لیا۔ پسینہ آنے سے بدن کچھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ بار بار پسینہ لانے سے از حد ضعف ہو جاتا ہے۔

حکیم صاحب نے یہ بھی تحریر نہیں کیا کہ کونسے موسم میں فلاں بیماری میں کسقدر اور کتنے دن پسینہ لینا چاہئے۔ اسکا جواب بھی تحریر فرمادیں۔

اکثر مہلک بیماریوں میں اسکا استعمال دیکھا گیا۔ مفید پاتا ہوں۔ سرسام۔ کھجلی۔ جذام۔ جوش خون۔ وجع المفاصل ایسی بیماریوں کو ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ مگر کثرت اس کی نقصان کا باعث ہے۔

یوں تو پسینہ سہل طریقہ سے بھی ہر روز لا سکتے ہیں۔ میرا تجربہ ہے۔ شنگرف ۳ ماشہ دھتورہ کے پتوں کا عرق ایک تولہ۔ زنجبیل ۳ ماشہ۔ روغن زرد ایک تولہ سب ادویہ کو کھرل میں پیسکر ایک جان کر لیں جس کے چاہیں بدن پر مالش کریں اور بعد میں کمبل اونی اوڑھا دیں ایسے تو انٹی فبرین ایک رتی کھلانے سے کثرت پسینہ آتا ہے مگر ڈاکٹر لوگ اس کے استعمال سے منع کرتے ہیں۔

پسینہ لانے کے سہل طریقہ یہ ہیں۔ وہ مکان جس میں ہوا کسی طرف سے نہ آتی ہو۔ اُس میں اگر قدرے آگ سلگا دی جاوے ضرور پسینہ آئیگا۔ مگر بیمار پہلے پہلے بدن پر شنگرف ۳ ماشہ۔ گھی ایک تولہ میں پسا ہوا مل لیوے۔

چونکہ میرے جیسے بیوقوف مہمل تحریر کا مطلب نہیں سمجھتے۔ اس واسطے خلاصہ لکھنا چاہئے۔ حکمت میں تو ضرور ہی خلاصہ[1] عبارت ہو۔ اس میں زیادہ دقیق بلاغت کی ضرورت نہیں۔ ایسے کلمہ نہیں لکھنے چاہئے جس سے اُستاد ڈھونڈتے پھریں۔ حکیم جی کو گھی کے بارے میں سمجھانا پڑا۔ اگر خلاصہ لکھتے تو میں تکلیف نہ دیتا۔

(جناب حکیم غلام حسین صاحب مجیب محبت اور پیار سے ہر ایک مسئولہ امر کا تسلی بخش جواب دیں۔ مدیر)

[1] خلاصہ کے لفظ سے حکیم صاحب کی مراد واضح اور مفصل تحریر کرنا ہے۔ مدیر

مدیر حکیم نظام الدین صاحب ریٹائرڈ ڈسپنسر ضلع فیروزپور
مدیر حکیم غلام حسین صاحب مجیب ضرورت پسینہ

مراسلہ ۲

کرم فرمائے من جناب حکیم صاحب دام اقبالہٗ

بعد از سلام علیکم کے گذارش ہے کہ تبصرۃ الاطباء ماہ اگست ۱۹۲۳ء صفحہ ۳۰ کے زیرین سطر سے جو نسخہ شروع ہوتا ہے اسکے چند امورات پر سوال کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ اُمید ہے کہ آپ رسالہ ہذا میں شائع فرما کر مشکور فرمائینگے۔ تاکہ صاحب نسخہ ذیل کے سوالات کا جواب دیکر نسخہ کو تکمیل تک پہنچا دیں۔ اور دیگر اطباء کو بھی آسانی ہو جاوے۔

(۱) مریض کے سامنے جو ½ گز کے فاصلہ پر چراغ جلایا جاوے۔ یہ فاصلہ مریض کے پاؤں سے ناپنا ہے یا کہ جسم کے کسی اور حصہ سے اور چراغ زمین کی سطح پر جلانا ہے یا کہ کسی اونچی جگہ پر۔

(۲) چراغ کتنا بڑا اور کس قسم کا ہو۔ اور اس میں بتی جو جلائی جاوے۔ وہ دیرسان میں کھڑی کر کے جلائی جاوے۔ یا جیسے چراغ روغن تلخ جلایا جاتا ہو ویسے ہی جلادیں۔ اگر ویسے جلادیں تو چراغ میں سے گھی گرنے کا کیا اندیشہ ہے جس کے لئے چراغ کے نیچے برتن رکھا جاوے۔ اور گھی زمین پر نہ گرے۔

(۳) یہ عمل کب ختم کرنا ہے۔ جبکہ چراغ ایکدم بجھا دیا جاوے۔ کتنا عرصہ بتی جلتی رہے۔ یا کتنی بتی جل جانے پر یا مریض کی کوئی حالت تبدیل ہونے پر چراغ بجھایا جاوے۔ مطلب یہ ہے کہ عمل ختم کرنے کا موقعہ معلوم ہو جاوے۔

(۴) یہ سب عمل کسی بند مکان میں کرنا ہے یا کہ میدان میں۔

(۵) ایک مریض کے لئے کتنے دن ایسا کرنا ہے یا ایک دن ہی کافی ہے۔

(۶) یہ عمل مریض کو خالی پیٹ کرانا چاہئے۔ یا کچھ کھلا کر اور کس وقت صبح شام یا دوپہر کے وقت۔

(۷) پانی علاج کے بعد کتنا عرصہ بند رہے۔ غذا کے ہمراہ پانی دیا جاوے یا کچھ اور۔ یا بعد عمل کے کب پانی دیا جاوے۔ کیونکہ آپ نے پانی دینے کا کوئی وقت ہی نہیں بتلایا۔

(۸) غسل کرانے میں بھی اچھا ہونے کے بعد کی علامت معلوم ہونی چاہئے جس سے کہ غسل کرانے کا وقت معلوم ہو جاوے۔

(۹) لکڑی پر غلاف ٹاٹ کا ہی چاہئے یا کہ کسی کمل یا بڑی چدر وغیرہ سے بھی کام لے سکتے ہیں۔

(۱۰) کھرل میں صرف ایک بتی کی دوائی یعنی تین ماشہ شنگرف اور ہر دو شیر برگ مدار و دھتورہ حسب ضرورت کھرل کیا جاوے۔ یا ایک ہی دفعہ چار یا چھ بتیوں کی دوائی کھرل کر کے اس میں مارکین تر کر کے خشک کر لی جاوے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور اس کے الگ الگ ٹکڑے کاٹ لئے جاویں۔ یا پہلے ہی ٹکڑے مارکین کاٹ کر اکٹھے بھگو لئے جاویں۔ مفصل تحریر فرماویں۔

مسکین عبدالعزیز از کیس سیالکوٹ)

(جناب حکیم غلام حسین صاحب مجیب اس مراسلہ کا کافی اور مکمل جواب بھیجکر مشکور فرمائیں۔ مدیر)

مراسلہ نمبر ۳

جناب مکرم بندہ السلام علیکم

اگست ۱۹۲۲ء کا رسالہ پہنچا۔ صفحہ ۴۰ پر حکیم جے رام صاحب آنند کا شکایتی نوٹ نظر سے گذرا۔ آپ نے بھی حاشیہ نادر شاہی اوپر چڑھایا ہے۔ وہ بھی دیکھا۔ میں نے جواب میں صاف طور سے لکھدیا تھا۔ کہ (میرے پاس صرف آٹھ تولہ مقناطیس ہے) رسالہ شائع ہوتے ہی وہ سب بھوپال سے ایک صاحب نے منگا لیا۔ جے رام صاحب نے دو ماہ بعد مجھ سے ایک تولہ مقناطیس طلب کیا اور شرط یہ لکھی کہ اگر اصلی ہوا تو اور منگایا جائیگا۔ ورنہ قیمت نہیں دی جائیگی۔ یا شائد اس قسم کے کچھ الفاظ تھے۔ جسپر میں نے اُن کو یہ جواب دیا۔ اور میرا خیال ہے کہ اس سے زیادہ بہتر اور کوئی جواب میں نہیں دے سکتا تھا۔ پہلے کارڈ کا جواب نہ دینے کی شکایت بھی بالکل فضول ہے۔ یہ میری شرافت تھی۔ کہ دوسرے کارڈ کا جواب بھی میں نے دیدیا۔ اگر اُن کو جواب کی خواہش تھی۔ تو وہ جوابی کارڈ روانہ کرتے۔ اتنا اور عرض کر دینا ضروری ہے کہ (مقناطیس اب

بند ٹمونہ اور شرط کے نقل چکا ہے) میرے قلم کے الفاظ نہیں ہیں۔ نہ انکا کوئی مطلب ہے۔ حکیم جے رام صاحب نے اپنی اعلےٰ قابلیت سے نہ معلوم میرے کس جملے کی یہ مٹی پلید کی ہے۔ (اس جملہ میں لفظ غیر تھا غلطی کاتب سے بند لکھا گیا جس صاحب نے سوال چھپوایا تھا نہ انہوں نے مقناطیس طلب کیا۔ نہ انکا کوئی خط طلبی کا آیا۔ اس لئے وہ کوئی جواب نہیں دے سکتے۔

آپ کے تہدیدی نوٹ کا یہ جواب ہے کہ آئندہ سے میری طرف سے انشاء اللہ اس قسم کے جواب کیا کسی قسم کے جواب نہیں بھیجے جائینگے۔

جے رام صاحب نے مجھ پر سچائی کے چھپانے کا جو الزام لگایا ہے اُسکے لئے اُن کو مجھ سے معافی مانگنی چاہئے۔ کیونکہ یہ میری نیکنامی اور دیانتداری پر حملہ ہے۔ کیا وجہ ہو سکتی تھی کہ میرے پاس اصلی مقناطیس نہ ہوتا اور میں لکھدیتا کہ میرے پاس ہے۔ کیا میں جے رام سے ڈرتا تھا کہ وہ اصلی مقناطیس نہ ہونے پر مجھے پھانسی دیدینگے۔ یا وہ بڑے ماہر معدنیات ہیں کہ اصلی اور نقلی کو پہچان سکتے ہیں۔ اس لئے اور کسی ناواقف شخص کو بھیجدیا جائے۔ اور اُن کو نہ روانہ کیا جائے۔

حکیم سید عبداللہ شاہ از نوشہرہ

نوٹ مینیجر صاحب رسالہ تبصرۃ الاطباء میرا سالانہ چندہ ختم ہونے پر رسالہ میرے نام بند فرماویں۔
سید عبداللہ شاہ

جواب مراسلہ نمبر ۳

معلوم ہوتا ہے کہ دال میں ضرور کچھ کالا کالا ہے۔ ورنہ آپ میرے نوٹ پر اسقدر کبیدہ خاطر نہ ہوتے۔ کیونکہ میں نے صرف یہی لکھا تھا کہ آپ حکیم جے رام صاحب کے اس اعتراض کو اگر رفع نہ فرمائیں تو پھر ایسے جوابات درج نہ کئے جائینگے۔ لیکن آپ ایسے جوش میں آئے ہیں کہ بس آئندہ ہم کسی قسم کے جواب بھی نہ لکھینگے بلکہ آئندہ رسالہ کی خریداری سے بھی کنارہ کش ہونگے۔ اسقدر ناراضگی کے سوائے اس کے کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ آپ رسالہ کو خرید کر سلسلہ جوابات میں مضامین بھیجکر اپنی دوکان چلانا چاہتے تھے۔ جس کو آئندہ نہ چلتے دیکھکر آپ رخصت ہونے پر تیار ہو گئے۔ اگر آپ صادق ہوتے تو تہذیب اور متانت سے معترض کے اعتراض کا جواب دیکر اس کی تسلی کرتے نہ کہ اُلٹا اسے ڈانٹ بتاتے۔

... حکیم صاحب کی غلطی نہیں۔ آپکا اعتراض نقل سے ہے

مینے معترض صاحب کے خط سے آپ کی سخت تحریر دیکھکر شک کیا کہ شائد آپ بھی ان گیڈر سنگی بیچنے والوں میں سے نہوں جو مختلف طبی اخبارون اور رسالوں میں جوابات کے ڈھنگ سے بیچارے بھولے بھلے خریداروں کو دھوکہ سے لوٹنے کا کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں دیکھ رہا ہوں کہ موجودہ طبی رسالوں میں چند ایسے افراد جوابات لکھنے کے ٹھیکہ دار بنے ہوئے ہیں۔ جن کو مالکان اخبار تو اس خیال سے نہیں روکتے کہ اُنکو مضامین مفت مل جاتے ہیں۔ اور اخبار بلا محنت پُر ہو جاتا ہے۔ اگر وہ روٹھ جائیں تو خود محنت کرنی پڑے۔ لیکن نہیں جانتے کہ اس طرح رفاہ عام میں نقص وارد ہوتا ہے۔ اور طبی جرائد کی بیقدری ہو رہی ہے۔ لیکن میرا دستور یہ نہیں ہے آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ قریباً سارے کا سارا رسالہ مجھے خود ہی لکھنا پڑتا ہے۔ حتےٰ کہ جوابات بھی اکثر مجھے ہی لکھنے پڑتے ہیں۔ میں ایسے جوابات کو درج کرنے سے ہمیشہ اجتناب کرتا ہوں جن میں کسی قسم کی دھوکہ دہی کا شک ہو۔ لہذا میں صاف طور پر لکھتا ہوں کہ اگر آپ اپنی خداداد لیاقت اور علم سے ملک کو فائدہ پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو پھر بخوشی مضامین ارسال فرمائیں۔ یہ رسالہ آپ کے لئے وقف ہے۔ لیکن اگر یہی حالت ہے جیسے اب تک آپ کی طرف سے ظہور میں آئی ہے تو پھر ہمیں ایسی مضمون نگاری کی ضرورت نہیں اور نہ ایسے جوابات کی جن سے ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلا جائے۔ ہم اپنے رسالہ کے خریداروں میں ایسے اضافہ کی خواہش بھی نہیں رکھتے کہ ناجائز منافع خواجت سے کام لیں ہم تو علے الاعلان کہتے ہیں کہ جو لوگ ملک کو فائدہ پہنچا سکیں وہ اسے خریدیں اور یا وہ جو اس رسالہ سے استفادہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان دونو وجوہات کے بغیر اس رسالہ کا کوئی اگر خریدار ہے تو کل نہیں آج اس کو چھوڑ دے کیونکہ انکا وہ مطلب اس رسالہ سے پورا نہیں ہوگا۔ بلکہ میں اپنے دیگر ہم عصروں سے بھی التجا کرتا ہوں کہ وہ بھی ایسے لوگوں سے اجتناب کریں خصوصاً اپنے مکرم دوست حکیم الحکیم کی خدمت میں بڑے زور سے التجا کرتا ہوں کہ خدا پر بھروسہ کریں۔ اور ایسے مضمون نگاروں سے بچیں۔ میں کسی گذشتہ

رسالہ الحکیم میں ایک سوال کے چند جوابات دیکھکر جن میں گیند سنگی بیچنے کا اشتہار تھا۔ حیران رہ گیا کہ کیوں معزز ممبر نے ایسے پھر جوابات کو شائع کر کے اپنے موقر رسالہ کی بے وقری کی حالانکہ انہیں جوابات میں کسی نیک فطرت مجیب صاحب نے اس کی بے ہودہ ماہیت کا راز بھی طشت از بام کر دیا ہوا تھا میرے خیال میں ممبر موصوف کو لازم تھا کہ بجائے ایسے جوابات درج کرنے کے سائل کے جواب میں خود لکھدیتے کہ گیند سنگی کے متعلق جو افواہیں سُنی جاتی ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔ آپ اس خیال کی اصلاح کریں اور کسی دھوکہ باز کے پھندے میں نہ پھنس جائیں۔ مدیر

نقد و نظر

مطب احمد علی خاں (حصہ اول) یہ کتاب حال ہی میں زبدۃ الحکماء جناب ڈاکٹر و حکیم احمد علی خاں صاحب لاہوری جیسے مشہور مصنف نے لکھی ہے۔ اِس میں آپ نے سر سے لیکر مقعد تک کی تمام امراض کو یونانی طرز سے ابواب و فصول مقرر کر کے نہایت قابلیت سے لکھا ہے۔ ہر مرض کے ڈاکٹری و یونانی نام اور پھر مختصر سی مگر جامع طور پر کیفیات و اسباب و علامات اور پھر ہر مرض کے ڈاکٹری و یونانی نسخہ جات اور اپنی ساری عمر کے مجربات درج فرمائے ہیں۔ ہر جگہ اصطلاحات طبیہ صرف یونانی استعمال کی ہیں۔ بلکہ بعض ڈاکٹری نسخوں کے اجزاء بھی یونانی ناموں سے موسوم کر دیئے ہیں۔

حکیم صاحب موصوف انجمن خادم الحکمت کے قدیمی معاون اور ہمدرد ہیں اگرچہ اس کتاب کو آپنے پورے طور پر طب جدید کے ماتحت تو نہیں لکھا لیکن تاہم بہت بڑی حد تک افعال الاعضاء کے ماتحت ہی تمام امراض کو بیان کیا ہے۔ اور اغلاط کے گورکھ دھندہ میں ناظرین کو نہیں ڈالا۔ اور حتے الوسع کتاب کو ہر طرح سے مفید اور موثر بنایا ہے۔ میں سفارش کرتا ہوں کہ احباب اسے خرید کر مستفید ہوں۔ کتاب کا حجم ۵۶۲ صفحات $\frac{۲۷ \times ۱۷}{۸}$ کے سائز

پر ہے۔ قیمت بلا جلد عہ ہے۔
پتہ:۔ زبدۃ الحکماء ڈاکٹر و حکیم احمد علی خاں صاحب عقب مسجد وزیر خاں لاہور

جوابات استفسارات

جواب نمبر ۷۲۔ یہ مرض التہاب کبد ہے۔ چونکہ جگر میں بسبب اجتماع خون کے حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اور طبیعت مدبرہ اسکے سرد کرنے کے واسطے پانی کی طلب کے لئے معدہ میں تحریک پیدا کرتی ہے۔ اس واسطے پیاس معلوم ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس مرض میں بجائے پانی و شربت وغیرہ دیگر اپنے وہم کی بنا پر سوء مزاج گرم کی اصلاح کرنے کے فوراً ہلکا سا مسہل دیگر امعاء کے فعل کو تیز کر دینا چاہئے۔ جس سے جگر کا التہاب کم ہو کر افاقہ کی صورت جلدی پیدا ہو خصوصاً ادویہ ذیل اس کام کے واسطے بہت ہی زود اثر مفید اور مجرب ہیں۔ رات کو سوتے وقت مریض کو تین رتی بلیو پل جو ایک انگریزی دوا ہے۔ دودھ یا پانی سے کھلا دیں۔ اور علے الصباح دو تولہ مگنیشیا سلفاس اور ایک تولہ سوڈیائی سلفاس کو دس تولہ عرق بادیاں میں حل کر کے پلا دیں۔ انشاء اللہ ایک ہی دن میں آرام ہو گا۔ لیکن اگر ضرورت ابھی باقی ہو تو بعد ازاں نوشادر ایک رتی صبح و شام ۳ تولہ شربت بزوری یا دینار میں حل کر کے صبح و شام مریض کو چند یوم پلاتے رہیں۔ (ڈاکٹر و حکیم محمد عبدالحق صاحب بھرتھ)

جواب نمبر ۷۳۔ آگیو مکسچر کا نسخہ مجھے تو معلوم نہیں اور دیگر کسی صاحب نے بھی نسخہ نہیں لکھا۔ جو کہ ایک افسوس ناک امر ہے۔ شائد کوئی پیٹنٹ دوا ہو گی۔ مدیر

جواب نمبر ۷۴۔ کسی صاحب نے اس سوال کا جواب نہیں لکھا۔ حالانکہ ناظرین رسالہ میں ایک درجن کے قریب ویدک ماہرین موجود ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اصحاب کسی کو فائدہ پہنچانے کے واسطے دو پیسہ کا خرچ بھی برداشت نہیں کر سکتے جو کہ بہت ہی اخلاق سے گری ہوئی بات ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۷۵ - مچھی سے مراد تو مچھلی ہے - جو پانی کا جانور ہے - اس کے اندر ادویہ رکھکر اور ماشندگینہ کے بنا کر اوپر کی ترکیب کے موافق پانچ پُھکیں تیار ہی کے وقت رسالہ ماہ جنوری ۱۹۲۲ء پاس رکھ لیں جس میں مفصل ترکیب درج ہے - اس کی خوراک ½ ماشہ ہمراہ دودھ صرف پہلے دن کے واسطے ہے جس کے استعمال سے مریض کو خوب کھُلکر اسہال ہوا کرتے ہیں - اور ایک ہی دن میں تمام زخم آتشکی خشک ہوجاتے ہیں - لیکن اگر مرض کسیقدر باقی رہ جائے تو صرف وہ دوا جس میں جمالگوٹہ نہیں ملایا گیا - بقدر ½ چاول ہمراہ مکھن دو تین روز کھلادیں - پس جمالگوٹہ والی دوا کی خوراک ½ ماشہ ہے جو صرف ایک ہی دن استعمال ہوسکتی ہے - لیکن بغیر جمالگوٹہ والی دوا کی خوراک ½ چاول ہے -

میرے خیال میں ایسی باتوں کے لئے رسالہ کے کالم سیاہ کرنے کی بجائے اگر مجھ سے براہ راست ہی خط بھیجکر دریافت کرلیا جاتا تو بڑی خوشی سے جواب دیا جاسکتا تھا - آئندہ تمام دوست میرے نسخوں کے متعلق اگر کوئی قابل دریافت امر ہو تو بلادرنغ مجھے لکھدیا کریں - میں فوراً جواب دیدیا کرونگا - ہاں اگر میرا کوئی نسخہ بنانے میں غلط ثابت ہو تو اسے بے شک درج رسالہ کرادیں -

تابعدار غلام حسین از موضع سلال ڈاک خانہ بسالی ضلع راولپنڈی

جواب نمبر ۷۶ - جناب حکیم بادا سوبھا رام صاحب توجہ فرمائیں - مدیر

جواب نمبر ۷۷ - واقعی نزلہ وزکام یعنی ناک کی طرف سے یا حلق کی طرف رطوبات کا بہنا مرض نہیں بلکہ غشاء مخاطی کے التہاب وخراش کی علامت ہے چونکہ یہ مرض غشاء مخاطی کے موروثی نقص اور بعض دیگر اعضاء کی افعالی بے اعتدالی سے پیدا ہوتی ہے - اور پھر اس مرض کی خفیف اور شدید اور حاد اور مزمن اقسام ہونے کی وجہ سے ہر ایک قسم کی علامات فارقہ الگ الگ ہوا کرتی ہیں نیز علاج بھی ہر قسم کا الگ الگ ہوتا ہے - اس واسطے اسکا جواب کم از کم پانچ اوراق میں ختم ہوسکتا ہے - جسکا متحمل یہ رسالہ نہیں ہوسکتا - میں حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ دو تین ماہ تک صبر کریں - میں نے کتاب الادرام لکھنی شروع کی ہوئی ہے - اس میں اس مرض کو شرح وبسط سے

بیان کیا جائیگا - اور میرا ارادہ ہے - کہ کتاب الاوجاع کے اختتام تک کتاب الاورام کو مکمل کر کے علیحدہ کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے - ورنہ اوجاع کے مضامین ختم ہونے پر رسالہ ہی میں وہ مضمون درج کر دیا جائیگا - لیکن اگر آپ کو بہت ہی جلد اس مسئلہ کی تحقیق منظور ہے تو جب چاہیں تشریف لاکر بالمشافہ دریافت فرما سکتے ہیں - مدیر

جواب نمبر ۷۸ - یہ سوال بھی علاج الامراض کے متعلق شرح و بسط کا محتاج ہے - جسکا متحمل رسالہ نہیں ہو سکتا یا تو کتاب الاورام کی تدوین کا انتظار فرمائیں ورنہ زبانی سمجھ لیں - مدیر

جواب نمبر ۷۹ - یہ سوال بھی علاج الامراض کے متعلق ہے - اور اسپر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے - جس کی رسالہ میں گنجائش نہیں - لیکن اس خیال سے کہ آپ خالی جوابات سے شکستہ خاطر اور رنجیدہ نہ ہو جائیں - نہایت اختصار سے کچھ لکھ دیتا ہوں - کالی کھانسی دموی مرض نہیں ہے - بلکہ عصبی مرض ہے جس میں تشنجی کھانسی ہوا کرتی ہے - اور دورہ سے ہوتی ہے - اسباب - فساد آب و ہوا (وبا)

علاج - عین ابتداء میں جب بخار ساتھ ہو - سفوف بیشی ع۳ کا استعمال کریں - اگر دماغی علامات مثل غنودگی شامل ہو تو سفوف نفاحی ع۳ کا استعمال مفید ہوتا ہے - اور اگر قے و اسہال اس کے ہمراہ پیدا ہوں تو سفوف سمی ع۳ کا استعمال کرنا چاہئے - اصل مرض کے دفعیہ یعنی اعصابی خراش کو رفع کرنے کے واسطے سفوف نحاسی ع۳ کا استعمال کریں - جو کہ بالکل سفوف سمی کی طرح بنایا جاتا ہے - فرق صرف یہ ہے کہ سفوف سمی میں اصل دواسم الفار ہے - اور سفوف نحاسی میں نیلا تھوتھ ملایا جاتا ہے - چونکہ نیلا تھوتھ - تانبہ (نحاس) کا مرکب ہے - اس واسطے اسکا نام سفوف نحاسی تجویز کیا گیا ہے -

علاوہ ان ادویہ کے تشنج کے زور کو کم کرنے کے واسطے انگریزی دوا برومین کا کوئی مرکب خصوصاً ایمونیا برومائیڈ بہت مفید چیز ہے جس سے شدت مرض میں بہت جلد تخفیف ہو کر آرام کی صورت مہیا ہو جاتی ہے - تاہم سفوف نحاسی

کا استعمال بھی ساتھ کرتے رہنا چاہئے۔ ایک اور انگریزی دوا بنام ہائیڈرو سیانک ایسڈ ڈل بھی تشنج کو جلدی کم کردینے میں بہت ہی مجرب ہے۔ ان ہر دو ادویہ کے استعمال کے واسطے کتب ڈاکٹری کا مطالعہ ضرور کرلیں تاکہ انکے منافع اور اور مضار اور حسب عمر مریض مقدار خوراک و دیگر ہدایات ضروریہ سے آگاہی حاصل ہو۔ کیونکہ اس مختصر میں اسقدر گنجائش نہیں ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۸۰۔ ایسے مریض بچہ کے لئے اب صرف سیاہ (کالی کھانسی) کا علاج مفید نہیں ہے۔ بلکہ اب اسکا علاج مرض دق و سل کے ماتحت کرنا چاہئے مچھلی کا تیل یا اسکا کوئی مرکب تازہ شیر خر۔ مسکہ گاؤ تازہ۔ سرطان سوختہ یا سوہان کا شورہ وغیرہ کا استعمال مفید ہے۔ آب و ہوا کی تبدیلی خصوصاً سرد مقام میں بہت مفید چیز ہے۔ سفوف سمی ۳ کا استعمال بھی اکثر مفید ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۸۱۔ ضیق النفس ایک عام مرض ہے۔ کتابوں میں اسکی مفصل تشریح اور فلاسفی سب کچھ درج ہے۔ پھر رسالہ میں ایسے سوالات کے جوابات سوائے تضیع اوقات و تسوید اوراق کے کیا فائدہ رکھتے ہیں۔

جواب نمبر ۸۲۔ بلغم کی پیدائش غشاء مخاطی کا فعل ہے۔ صحت میں بلغم بصورت طبعی پیدا ہو کر غشاء کو ہوا کی آمد و رفت کی رگڑ اور حرارت و برودت سے بچاتی ہے لیکن جب غشاء کی حالت اعتدال سے گر جاتی ہے۔ تو یا اِسکا فعل کم ہو جاتا ہے یا اعتدال سے بڑھ جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں یا تو غشاء خشک ہو جاتی ہے یا بلغم اعتدال سے زیادہ پیدا ہو کر بلغم کا اخراج بڑھ جاتا ہے۔ اور یہ ہر دو حالتیں مرض کہلاتی ہیں۔

صفرا کی پیدائش جگر کے افعال میں سے ایک فعل ہے۔ جب یہ فعل اعتدال پر رہتا ہے تو صحت قائم رہتی ہے۔ لیکن جب صفرا کم پیدا ہو یعنی جب جگر کا فعل تولید صفرا کم ہو جائے تو بدن میں کئی قسم کی امراض پیدا ہو جاتی ہیں منجملہ انکے دائمی قبض کی مرض پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب صفرا زیادہ پیدا ہو تو دو نتیجے پیدا ہونگے یا تو وہ صفراء امعاء کی طرف دفع ہو جائیگی۔ اس صورت میں مرض اسہال و زحیر وغیرہ پیدا ہوگی۔ لیکن اگر پتہ کی قوت دافعہ کمزور ہوگی۔ تو

حجارۃ المرارہ کی مرض پیدا ہوگی یا درد جگر یا یرقان وغیرہ۔

صفراء کی کمی بیشی میں علاوہ جگر کے افعال کے مرارہ و امعاء کے افعال بھی بالواسطہ موثر ہوتے ہیں۔ پس اس کی پیدائش کو کم یا زیادہ کرنے کے واسطے ایسی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اصل سبب کو رفع کر سکے۔ مثلاً امعاء کی بے اعتدالی اور مرارہ کے افعال اور جگر کے افعال کی طرف مجموعی طور پر دیکھا جائیگا۔ پھر جو جو بے اعتدالی ان ہر سہ اعضاء کے افعال میں پیدا ہوگی۔ اس کو رفع کرنے والی ادویہ کا استعمال ضرور مفید ہوگا۔ اسی طرح غشاء مخاطی کے افعال کی کمی بیشی کا تعلق دماغ اور معدہ اور جلد سے ہے۔ لہذا جس جس عضو کے جس فعل میں جو نقص نظر آئیگا اس کے رفع کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ مدبر

جواب نمبر ۸۳۔ امراض جگر و طحال کو تفصیل سے علاج الامراض میں بیان کیا جائیگا۔ جوابات کے کالم میں اتنی گنجائش کہاں ہے۔ میں حیران ہوں کہ آپنے اس دفعہ ایسے سوالات یک لخت کر دیئے ہیں جن کے جواب کے لئے ایک کتاب ضخیم کی ضرورت ہے۔ کیا کالم جوابات کی طرف آپنے توجہ نہیں فرمائی۔ کہ اس میں کیا کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ مینے آپکے جوابات میں کچھ بھی نہیں لکھا تاہم جوابات کا حجم زیادہ ہو گیا ہے۔

جواب نمبر ۸۴۔ پہلے دوا کی بوتل کو اوپر نیچے منہ بند کر کے ہلالو پھر صبح نہار منہ پی لو۔ شام کو پانچ بجے غذا کھانے سے پہلے پی لو۔ دوا پینے سے دو گھنٹہ بعد دودھ نیم گرم آدھ سیر پختہ۔ مصری یا کھانڈ ملاکر پینا۔ دودھ سے دو گھنٹہ بعد غذا۔ اور شام کی دوا پیکر اُس کے دو گھنٹہ بعد غذا کھا لو۔ غذا سے دو گھنٹہ بعد دودھ نیم گرم اتنا ہی پی لو۔ اور یہ بھی یاد رکھو۔ کہ صرف ایک دفعہ ایک خوراک بھی دے سکتے ہو۔ کمزوروں وغیرہ کو۔

پرہیز۔ جماع سے سخت ہے۔ اور شراب سے۔ ماس سے بھی سخت ہے۔ گُڑ۔ شکر۔ آچار۔ لسی۔ دہی۔ مرچ سرخ۔ لہسن۔ مسور کی دال۔ زمیں قند۔ آلو رس گنا۔ ساگ۔ روٹی لکی۔

غذا۔ دودھ۔ چاول۔ روٹی گندم۔ دال مونگ۔ گھی چار تولہ صبح اور ۴ تولہ شام کو۔

دودھ اور گھی کی کمی بیشی حسب ضرورت استعمال کر سکتے ہیں۔

احتیاطیں۔ حاملہ عورت کو ہرگز نہ دیویں۔ دوا کو سرد جگہ میں رکھیں۔ موسم گرما میں سرد پانی سے اور سرما میں گرم پانی سے نہانا چاہئے۔ موسم گرما میں دوران استعمال میں اگر پیاس زیادہ لگے۔ تو خنکائی۔ کچی لسی۔ دودھ خام شربت بزوری پیو۔ اگر دوران استعمال کھانسی۔ بخار۔ زکام یا زیادہ دست آویں۔ کمزوری ہو جائے تو دوا بند کر دو۔ اگر مریض کمزور ہو۔ یا بچہ ہو۔ تو حسب حاجت خوراک دوا کی کم کر دو۔ اور اگر دوا گلے کو لگے۔ تو اور پانی ملا سکتے ہو۔

(پنڈت میلا رام سرہالہ کلاں چک ۲۷۲)

(میری رائے میں نسخہ مذکورہ کی ایک جزو یعنی تیزاب کی مقدار زیادہ ہے وہ بجائے تولہ کے ۲ ماشہ ڈالیں تو بہتر ہے۔ مدیر)

جواب نمبر ۸۵۔ جلاب کا بغیر عمل کئے ہضم ہو جانا یا تو دوا کے کم اثر ہونیکی وجہ سے ہوتا ہے خواہ دوا وزن میں کم ہو۔ خواہ ردی اور ناکارہ ہونے کی وجہ سے بے اثر ہو۔ اور یا طبیعت مدبرہ بدن کے عدم توجہ سے عمل باطل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب تک طبیعت مدبرہ دوا کے اثر سے متاثر نہ ہو نہ اس طرف خون کو زیادہ بھیجتی ہے۔ اور نہ وہاں رطوبات مترشح ہو کر قے و اسہال وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ حالت یعنی قوت حیات کا موثر نہ ہونا۔ دو وجہ سے ہوتا ہے۔ اول یہ کہ قوت مدبرہ کسی دیگر عضو کی طرف شدت سے متوجہ ہو کہ دوسری طرف توجہ نہ کر سکے۔ جیسے سخت قسم کے حمیات وغیرہ۔ دوم یہ کہ اعصاب جو احساس کا آلہ ہیں اپنے فعل میں کمزور ہو گئے ہوں۔ اور قوت حیات کو دوا مسہلہ کی تکلیف محسوس نہ ہو جیسے اکثر دماغی امراض جن میں اعصاب کی قوت حس مفقود یا کمزور ہو چکی ہو وغیرہ۔

اکثر ان وجوہات میں سے دو تین وجوہات ملکر جلاب کے اثر میں بطلان کا باعث بنتے ہیں۔ مثلاً کچھ دوا خراب ہو۔ کچھ وزن میں کم ہو۔ کچھ طبیعت کی توجہ دوسری طرف زیادہ ہو۔ یہاں تک کہ معدہ و امعاء کی طرف سے بالکل غافل ہو تو وہاں جلاب عمل نہیں کریگا۔ لیکن تاہم کچھ نہ کچھ تکلیف اکثر ہوا ہی کرتی ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۸۶ - الہام کے معنے اگر اسلامی اصطلاح کے مطابق لئے جائیں تو علم طب الہامی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آجتک کسی طبیب کو خدا کی طرف سے بذریعہ جبریل ایسا شرف مکالمہ حاصل نہیں ہوا جس میں اصول طب بتلائے گئے ہوں۔ اور نہ ہی کوئی ایسا پیغمبر ہوا ہے جس کو علاوہ مذہبی قوانین کے طبی قوانین بھی بصورت کتاب ملے ہوں۔

ہاں اگر الہام کے معنے صرف یہ لئے جائیں کہ جو بات قیاس اور تجربات کے ماتحت دل میں پیدا ہو جیسا کہ برہمو وغیرہ مذاہب میں الہام کے معنے تسلیم کئے جاتے ہیں۔ تو واقعی علم طب بھی الہامی کہلا سکتا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ مدیر

جواب نمبر ۸۷ - اس میں کوئی شک نہیں کہ بکثرت ترشی کھانے سے خون میں بھی ترشی بڑھ جاتی ہے اور اس طرح جب اس خون سے کسی غشاء میں رطوبات مترشح ہوتی ہیں تو وہاں ان کی ترشی کسیقدر خراش کئے بغیر نہیں رہتی۔ چنانچہ ترشی سے بلغم کا اخراج بڑھ جاتا ہے۔ اور کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح اغلب ہے کہ اوعیہ منی کی غشاء مخاطی پر بھی اسکا اثر ویسے پڑ کر مرض سرعت یا جریان و احتلام وغیرہ پیدا ہو سکیں یا کم از کم ان امراض کے مریضوں میں ازدیاد مرض کا باعث ہو۔ لیکن مجھے اس کے متعلق وسیع تجربات کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اگرچہ مجھے کئی دفعہ اس کے متعلق خیال بھی پیدا ہوا ہے۔ آپ ایک عالم طبیب ہیں۔ مہربانی کر کے اس مسئلہ کی تحقیقات آپ بھی کریں اور نتیجہ سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ میں اکیلا شخص کسقدر تحقیقات کر سکتا ہوں۔ مدیر

جواب نمبر ۸۸ - کسی مکروہ چیز کو دیکھنے یا کسی کو قے کرتے ہوئے دیکھنے یا مکھی کے نگل جانے سے جو قے ہوتی ہے۔ اس میں بھی معدہ کے اندر وہی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ یعنی جیسے قے آور ادویہ کے دینے سے معدہ میں خون کا اجتماع ہو کر قے آتی ہے اسی طرح اس میں بھی معدہ کے اندر خون کا اجتماع ہو کر قے آیا کرتی ہے۔ ہاں ایسی قے کی وجہ یعنی اجتماع خون در معدہ کا باعث کوئی دوا نہیں ہوتی۔ بلکہ قوت متخیلہ کی نزاکت سے خیال کا اثر اعصاب کے ذریعہ معدہ

پر متاثر ہوتا ہے جس سے طبیعت مدبرہ فوراً اس طرف خون کا دوران زیادہ کر کے قے کا باعث بنتی ہے۔ مکھی کے نگل جانے میں بھی اگرچہ قوت متخیلہ کا بہت حد تک تعلق ہے۔ لیکن علاوہ ازیں مکھی میں خود بھی سوزش پیدا کرنے کی تاثیر پائی جاتی ہے۔ ہاں یاد رہے کہ ایسے تخیلات کا اثر کسی صحیح الافعال یعنی بالکل تندرست شخص پر نہیں ہوا کرتا بلکہ عموماً ایسے اشخاص میں اسکا اثر ہوا کرتا ہے۔ جن کے معدہ میں پہلے ہی سے سوزش مزمنہ کی مرض موجود ہو۔ گویا کہ معمولی معمولی باتوں سے قے کی طرف میلان کا پایا جانا پرانی سوزش معدہ کی ایک یقینی علامت ہوا کرتی ہے۔ آپ آئندہ تجربہ کر لیں کہ جن اشخاص کا معدہ عموماً خشک رہتا ہو۔ جنکو یونانی لوگ سوداوی مزاج کہا کرتے ہیں۔ انکو ایسے اسباب سے ہرگز قے نہیں ہوا کرتی بلکہ معمولی قے آور دوائیں بھی انپر چنداں اثر نہیں کیا کرتیں۔ البتہ جن اشخاص کے معدے پہلے ہی سے مرطوب ہوں۔ جنکو یونانی لوگ بلغمی مزاج کہا کرتے ہیں ایسے اشخاص میں ہی یہ علامت پائی جاتی ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۸۹ - پسینہ واقعی تراوش خون ہے۔ مگر پسینہ آور ادویہ دل کے فعل کو ناقص اور شرائیں کو سست کر کے دوران خون میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔ تو عروق دموی سے بسبب خون کی رفتار سست ہو جانیکے مائیت مترشح ہوا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی ادویہ سے مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی تمام ادویہ مضعف قلب ہوا کرتی ہیں۔ لیکن گرمیوں میں پسینہ کا آنا ضعف قلب سے نہیں ہے بلکہ جیسا کہ پہلے بھی کسی سوال کے جواب میں مفصل لکھا جا چکا ہے۔ اس کی وجہ بدن کی حرارت اور بیرونی حرارت کا عدم تقابل ہے۔ یعنی جب بیرونی گرمی جسم کی گرمی سے بڑھ جاتی ہے تو اسکا اثر جسم پر پڑ کر جسم کی جلد کو زیادہ گرم کر دیتا ہے۔ جس کی حرارت کو فرو کرنے کے واسطے قوت حیات اس طرف خون کا اجتماع کر کے پسینہ پیدا کرتی ہے۔ پس اس مقابلہ میں قوت حیات کو سوائے اسکے کہ خون کی مائیت کم ہو جانے سے اس میں اعتدال قائم رکھنے کے لئے پیاس پیدا کی

کی جائے اور کسی قسم کی کمزوری پیدا نہیں ہوتی بلکہ قوت حیات پیاس کو پیدا کر کے خون میں مائیت زیادہ جمع رکھتی اور بیرونی حرارت کے مقابلہ میں خوب کامیابی سے فتح حاصل کرتی ہے۔ اس واسطے فاتحانہ طور پر خوش و خرم رہتی ہے۔ مدیر

سوال نمبر ۹۰ - چونکہ سیل چشم کئی وجوہات سے ہوتا ہے۔ لہذا بغیر تشخیص کامل علاج لکھنا بے سود ہے۔ مقامی حکماء سے ملاحظہ کرا کر علاج کرائیں۔ ایسی امراض کا غائبانہ علاج بتلانا نہایت اندیشناک ہے۔ ممکن ہے کہ دماغی مرض ہو۔ ممکن ہے کہ آنکھ کے پردوں میں سے کسی پردہ کی ورم یا سوزش وغیرہ اسکا باعث ہو یا شائد غشاء مخاطی چشم کی سوزش مزمن اسکا باعث ہو جس میں ادنےٰ سبب سے خون کا اجتماع یا التہاب پیدا ہو کر درد پیدا ہو جایا کرتا ہو۔ لہذا جواب سے جواب ہے۔ مدیر

استفسارات

(ممبران انجمن خادم الحکمت سوالات کے جوابات لکھکر مشکور فرمایا کریں۔ مدیر)

سوال نمبر ۹۱ - حکیم غلام حسین صاحب ساکن سملال ظاہر فرمائیں کہ جو نسخہ آپ نے معرق تحریر فرمایا اس میں کپڑا مارکین سے کیا مراد ہے۔ وہ کونسا کپڑا ہوتا ہے۔ کیا اس کی بجائے گاڑھے (کھدر) کا کپڑا کام دیگا یا نہیں۔ اور بتی جلاتے وقت دیئے میں گھی کسقدر ڈالنا چاہئے۔ اگرچہ آپ نے گھی ڈالنے کا ذکر نسخہ میں نہیں کیا۔ لیکن چونکہ بعد میں آپ ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ دئے کے نیچے ایک برتن رکھا جائے تاکہ گھی نیچے نہ گرے اس واسطے معلوم ہوتا ہے کہ گھی ضرور ڈالنا ہوگا۔ پس اس کے مقدار سے مطلع فرمائیں۔ (حکیم گنگا رام سرائے سدھو ضلع ملتان)

سوال نمبر ۹۲ - استسقا ایک مرض ہے۔ اور بہت اقسام سے پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی سارا تن بدن سوج جاتا ہے۔ یونانی اطباء استقساد لحمی

نرقی۔ طبلی بیان کرتے ہیں۔ اور اخلاط کے لحاظ سے علاج شروع کرتے ہیں۔ کچھ بیمار شفا یاب ہوتے ہیں اور کچھ بگڑ جاتے ہیں۔ مگر میں اس طریق کو چھوڑتا ہوں اور طب جدید سے واقف ہونا چاہتا ہوں۔ جن جن اعضا کی افعالی تبدیلی سے یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے۔ ان سب کی علیحدہ علیحدہ علامات و اسباب و علاج مفصل لکھکر مشکور فرمائیں۔

بندہ کی جانب سے مدت مدید کے بعد سوال شائع کرانے بھیجا گیا ہے ضرور مہربانی فرمائیں

آپکا صادق حکیم محمد قاسم خاں علی خاں از رجوڑہ

تحقیقات و تجربات

ایک حکیم صاحب کی طرف سے گندھارس نامی دوا کا نسخہ کسی رسالہ میں درج ہو چکا ہے واقعی قابل قدر شے ہے۔ میرا بھی کئی سال سے تجربہ شدہ ہے اور بیخطا ثابت ہوا ہے۔

اکسیر مستورات

شنگرف مدبر۔ کشتہ قلعی۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ کوڑی زرد۔ ست گلو دیسی۔ موچرس کافور۔ زعفران ہر ایک ایک تولہ۔ افیون ۶ ماشہ کوٹ پیسکر چھانکر اسقدر کھرل کریں کہ مانند غبار ہو جاوے۔ پھر آب آملہ آب کیلہ آب جڑ سیمبل سے دو دو یوم کھرل کرکے بقدر رتی بھر کے گولیاں بنا دیں۔ خوراک ایک گولی سے ۲ گولی صبح شام بعد غذا ہمراہ شہد ملاکر یا گھی ۲ ماشہ ۳ ماشہ مصری ۳ ماشہ شہد۔ ہر سہ باہم ملاکر چاٹ لیا کریں جو کہ عام امراض زناں خصوصاً جریان الرحم۔ سیلان رحم و کثرت خون اگرچہ خون کی یوبیا انلہ آتی ہوں۔ ہاتھ پاؤں جلتے ہوں۔ بدن سے چنگاریاں نکلتی ہوں۔ بدن سُست و اعضاء شکنی رہتی ہو وغیرہ وغیرہ دفعہ ہوں اور مردوں کو سرعت وغیرہ امراض سے نجات دلاتا ہے۔ حال ہی میں ایک حاملہ جس کو کہ ۵ ماہ کا حمل تھا کثرت خون اور بوٹیاں بھی آتی تھیں۔ کئی دوا ناکامیاب ثابت ہونے پر اس نے اپنا فوری اثر دکھلایا۔ خون جانے کی وجہ اس عورت کے سدہ بھی تھا جسکو پہلے روز

وقت شام دو تولہ کسٹر آئل ہمراہ دودھ پلایا گیا۔ صبح سدہ صاف نہ ہونیکے باعث دو تولہ کسٹر آئل دودھ ملا کر صبح دیا گیا۔ بعد اسکو مذکورہ بالا دوا ایک رتی ہمراہ چولائی خارد رگڑ کر صبح دیگئی۔ شام کو ہمراہ دودھ بُرکے دوسرے روز فائدہ ہو گیا تھا۔ ایک ہفتہ میں بالکل شکایت جاتی رہی۔ بعد اُسکے ورم پستان یعنی تھیلا ہو گیا جسکی وجہ سے سخت بخار بھی ہو گیا تھا جس پر تین دفعہ محلل اعظم لگانے سے کلیہ صحت ہو گئی بخار جاتا رہا۔ اس مریضہ کی ایسی حالت خطرناک تھی کہ اسکے خاوند نے کہا کہ اگر بچہ نکالدیا جاوے تو مجھے راحت آوے۔ یعنی ایسا عورت کہتی ہے۔ درد سخت تھا اور خون پانی مانند رواں تھا۔ اب صحیح سلامت ہے اور بچہ بھی ہے۔ آجتک مینے کسی طبی اخبار میں اپنے مجربات شائع نہیں کرائے۔ حالانکہ پانچ چھ طبی اخبار کا میں خریدار ہوں۔ یہ صرف حکیم احمد الدین صاحب کی عنایتوں کا نیک ثمرہ ہے۔ جب اس نسخہ کا تجربہ خود کرینگے تب جھوٹ سچ کا پتہ لگ جاویگا۔

دیگر تمام ممبران و خریداران کی خدمت میں بھی دستہ بستہ التماس ہے کہ امساک کے کام کو ترک کر کے ایک ایک دو دو مجربات تحقیقات ہر ماہ شائع کروایا کریں۔

(آپکا خاکپاء خادم اطباء بھارت ایس۔ جے رام آنند گیرتپور ضلع ہوشیارپور)

حب ممسک جس میں ترشی اور نمک کھانے کی ضرورت نہ پڑے۔ یہ نسخہ نہ تو سنا سنایا ہے۔ اور نہ کتاب میں آجتک درج ہوا ہوگا۔ کم خرچ اور بالانشین بھی ہے۔ یکے از خریدار صاحب کی تمام مرادیں اس نسخہ سے پوری ہونگی۔

امساک سلیمانی

چاندی خالص ۷ تولہ۔ شنگرف رومی ۱۴ تولہ۔ گندھک ۷ تولہ۔ سوہاگہ ۳ تولہ۔ مونجھ باریک شدہ ½ پاؤ۔ گمہار کی عمدہ مٹی (جو کہ وزن میں مونجھ سے قدرے زیادہ) گوہا یعنے پاچکد شتی ۴ سیر۔

(۱) پہلے چاندی کے ساتھ حصہ کریں ہر ایک حصہ سے روپیہ کی چوڑائی کے برابر ایک قرص بنایا جاوے۔ فی قرص وزن میں ایک تولہ ہو۔

(۲) باقی تمام ادویہ کو باریک پیس کر الگ رکھا جاوے۔

(۳) **بُوتہ بنانے کی ترکیب**۔ مونجھ جوکہ چارپائی بننے کے کام آتی ہے۔ اسقدر کوٹی جاوے۔ کہ مانند آٹا کے ہو جاوے۔ کمہار کی مٹی ملاکر لمبی شکل کا عمدہ بوتہ بناوے۔ اور خشک کیا جاوے۔ کچھ قدرے اس مٹی سے رکھا جاوے تاکہ بُوتہ کا مُنہ اسی مٹی سے بند کیا جاوے۔

(۴) **بنانے کی ترکیب**۔ بُوتہ کے نیچے دوائی باریک شدہ کو بچھا کر اُسکے اوپر ایک قرص بعد دوائی بعد قرص اسی طرح تمام قرص رکھے جاویں۔ اور تمام قرص کے اوپر باقی ماندہ دوائی رکھی جاوے۔ بعد منہ اسی مٹی سے بند کرکے اچھی طرح سے خشک کیا جاوے۔ گوہا کو روشن کرکے بُوتہ اُس کے اندر رکھا جاوے۔ بوتہ کے اندر سے ایک قسم کا آواز ہوگا۔ بہت جلدی سے بُوتہ کو چمٹا آہنی سے جوکہ لمبا ہو۔ ایکدم سے نکال لیویں۔ پھر سے آگ کے اندر رکھ دیویں۔ پھر آواز ہونے پر نکال لیویں۔ اسی موافق جب تک آواز ہوتا رہے۔ نکالتے رہو جب آواز بند ہوجاوے۔ تو پھر نکالنے کی کوشش نہ کریں۔ آگ سرد ہونے پر نکالیں پس کشتہ چاندی تیار ہوگیا۔

(۵) **امساک کی گولیاں بنانے کی ترکیب**۔ ایک لوٹا مٹی۔ جوکہ کُوآں میں پانی نکالنے کے واسطے لگائے جاتے ہیں۔ جس کو پنجابی میں ٹنڈ کہتے ہیں۔ اور ہر ایک جگہ مل سکتے ہیں۔ گل حکمت کرکے اُس کے اندر وہ تمام قرص رکھے جاویں۔ پھر جسقدر سیماب کی گرہ بنانی منظور ہو اُس لوٹا کے اندر ڈال دو۔ اور لوٹا کے منہ پر کپڑا لٹھا سے باندھ دو۔ اور اُس کپڑا کے اوپر قدرے باریک چکنی مٹی کا لیپ کردو۔ انگاروں کو دشن کرکے وہ لوٹا اُسکے اندر رکھ دو۔ نصف نصف گھنٹہ کے بعد اونگلی۔ اوپر کے کپڑا کو جھٹک دو۔ تاکہ جو سیماب اُس کے ساتھ لگا ہو۔ لوٹے کے اندر گر جاوے۔ ایک گھنٹہ کے بعد لوٹا آگ کے اندر سے نکالو۔ اور سیماب کو ایک سخت کپڑا کے اندر پُن لو۔ جو سیماب خام ہوگا۔ وہ گر جاویگا۔ باقی جمی شدہ سیماب الگ رکھو۔ جسقدر وزن کی ضرورت ہو گولیاں تیار کرلو۔ اگر زیادہ ضرورت ہو تو پھر سے سیماب ڈالکر پہلے کی ترکیب کے موافق

کام کرو۔ سیماب گرہ ہوتا چلا جاویگا۔ اور قرص کو احتیاط کے ساتھ رکھدو۔ اسی قرصوں سے ہزار من سیماب گرہ ہو سکتا ہے۔ اِن قرصوں کی چاندی ختم نہیں ہوگی۔ بلکہ بڑھتی جاوے گی۔

(۶) چاندی کے قرصوں کو توڑا نہ جاوے۔ اگر سیماب پکڑنے کی طاقت کم ہو جاوے تو پھر سے اوپر کی ادویہ سے اُسی بوتہ کے اندر پہلے کے موافق آگ دیویں۔ پھر یہ چاندی پہلے کے موافق سیماب کو پکڑنا شروع کر دیگی۔ جب تک آپ زندہ رہو۔ یہ امساک کی گولیاں بناتے جاؤ۔ اور فی گولی کم از کم پانچ روپیہ پر فروخت کرتے جاؤ۔ اِس سے بڑھ کر کوئی امساک کا نسخہ نہ ہوگا۔ اور نہ اس سے بڑھکر کوئی تحفۂ روزگار نسخہ ہوگا۔

(۷) **اِس امساک کی گولی میں چار صفت موجود ہیں** (۱) سر میں رکھنے سے تمام جوئیں مرجاوینگی (۲) کمر میں باندھنے سے کمر کا درد چلا جاویگا۔ (۳) دودھ میں ڈال کر جوش دیا جاوے تو قوت باہ زیادہ ہو۔ اور دن بدن خون بڑھتا جاوے۔ اور دودھ پیٹ کے اندر نہیں پھٹے گا (۴) جبتک منہ میں رہیگی اتزال نہ ہوگا۔

(۸) لیکن یاد رہے کہ اگرچہ ترکیب مذکورہ بالا سے گولیاں تو بن جاوینگی اور مفید بھی ہونگی۔ مگر کامل طور پر چاروں اوصاف اس وقت پیدا ہونگے۔ جبکہ چار بوٹیوں کے عرق کے اندر پکائی جاویگی۔ اور یہ عرق بوٹیوں کا اسوقت ظاہر کیا جاویگا۔ جبکہ ممبران انجمن اس نسخہ کو تیار کر لینگے۔ تاکہ یہ نسخہ بیفائدہ نہ جاوے۔ تمام ممبر صاحبان حکیم صاحب کی خدمت میں تحریر کر دیویں۔ کہ نسخہ امساک بنایا گیا۔ بالکل صحیح ہے۔ یا کہ غلط ہے۔ میری صداقت کا حال تمام بھائیوں کے پاس روشن ہو جاویگا۔ اور حکیم صاحب کی سفارش پر ان چاروں بوٹیوں کا بھید بھی کھول دیا جائیگا۔ کسی قسم کا بخل نہیں رکھا جائیگا۔ فی الحال مجھے آزمائش منظور ہے کہ آیا آپکو صحیح نسخوں کے بنانے اور تجربہ کرنے کا شوق بھی ہے یا نہیں۔ اگر نسخہ بنانے میں کوئی غلطی صادر ہو تو بالا بالا بندہ کے پاس سے بذریعہ خط دریافت کر سکتے ہیں۔ تاکہ نسخہ تیار ہو جاوے۔

یہ نسخہ امساک کا ختم ہو گیا۔ اب باقی اس نسخہ میں وہ صفات موجود

ہیں - جو آجتک کان سے سُنے ہونگے - لیکن آنکھ سے نہ دیکھے ہونگے - یعنی مطب میں مانند چراغ کے روشن ہوگا - جیسے جیسے حکیم صاحبان بوڑھے ہوتے جاوینگے - یہ نسخہ مانند فرزندوں کے خدمت کرنے کے واسطے تیاری کریگا - یعنے غیب سے خداوند کریم روزی پہنچاویگا - یہ کبھی رسالہ میں شائع نہ کیا جاویگا - عین جلسہ کے موقعہ پر تمام صاحبان کے سامنے بتایا جاوے گا - اُس وقت ہر ایک ممبر بجائے ۵ روپیہ سالانہ کے ۱۰ روپیہ دیکر بھی رسالہ کو خرید کرنا خوشی سے منظور فرمائینگے -

(۹) کیمیا گر اِس نسخہ کو کام دھن کے نام سے پکارتے ہیں - اور ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے قبروں میں چلے گئے - جناب عالی یہ گولی جو بونٹی سے پارہ گرہ ہوتا ہے - اُس سے کئی درجہ پر بڑھ چڑھ کر ہے - اس واسطے کہ کیمیا گروں کا قول ہے کہ جو کشتہ چاندی ایک یا دو رتی سے ایک تولہ سیماب گرہ ہوتا ہے - وہ گولی بوٹی کی خاصیت رکھتی ہے -

لیجئے جناب یہ سات تولہ کشتہ چاندی جبکہ ہزار من سیماب کو بستہ کرتی ہے - اور پھر بھی قرص اُسی موافق وزن میں برابر ہیں - تو حساب لگاؤ کہ فی تولہ سیماب میں کسقدر کشتہ چاندی آگئی - یہ نسخہ دنیا میں بالکل نایاب ہے - جو کہ ہدیہ ناظرین کیا گیا -

تمام بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے - کہ اسی موافق عجیب عجیب نسخہ جات رسالہ میں درج کریں - تاکہ کوئی بھائی کسی کا محتاج ادویات کا نہ رہے - اور ڈاکٹر حیران رہ جاویں -

(۱۰) علاوہ ازیں یہ خاکسار ہڑتال - شورہ اور نشادر وغیرہ تمام ذی الارواح کو قائم کرنے - اور اُنکے قائم النار تیل نکالنے کی ترکیب جانتا ہے - یہ رسالہ میں درج نہ ہونگے - کیونکہ میں عام شائع کر کے نسخوں کی بیقدری نہیں کرانا چاہتا - اور اُنکے کشتہ کرنے کی ترکیبیں بھی عمدہ سے عمدہ یاد ہیں - جو کہ بعد آگ دینے کے باوزن ہوتی ہیں - جس صاحب کو سیکھنا منظور ہو بشرطیکہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کا ممبر ہو جس کی تصدیق بانی انجمن کر دینگے - بذریعہ

خط وکتابت سکھا دونگا - اور ایک ذرہ بھر بخل نہ کرونگا - میں کیمیاگر نہیں ہوں - شائد کوئی صاحب کیمیا کا سوال پیش کرے -

تمام کام بڑی کوشش کے ساتھ سیکھے گئے - جو کہ اس وقت ہدیہ ناظرین کرتا ہوں - تاکہ کوئی صاحب اپنی دولت کو بیفائدہ برباد نہ کرے اور دُنیا کے دھوکہ میں آکر محنت رائیگاں نہ جاوے - جریان خواہ سالہا کا ہو اور کسی دوائی سے نہ جاتا ہو - ۳ خوراک میں بند اور گئی ہوئی طاقت از سرِ نو پیدا ہو جاویگی - اور جوانی کا لطف دیکھیگا -

اور خونی بواسیر کا نسخہ کشتہ سیماب جس کی ایک خوراک سے خون بند اور مسوکہ اگر ہوں خود بخود گر جاویں - تمام عمر پیدا نہ ہوگی -

(تابعدار غلام حسین موضع سلال - ڈاکخانہ بسالی - ضلع راولپنڈی)

تازہ خبریں

ایک مسجد کے انہدام کی افواہ - ۱۱ - اگست کو شام کے وقت ایک اخبار کانپور میں گشت کرتی ہوئی معلوم ہوئی کہ صبح کو مسجد شہید کی جائیگی - اس پر پبلک میں بڑی بے چینی پھیل گئی اور مسجد کے موقع پر مجمع ہونا شروع ہو گیا - مگر سکرٹری خلاوت کمیٹی اور شیخ محمد داؤد قریشی گنگا گھاٹ والے واپس آکر تمام مجمع کو یہ اطمینان دلایا کہ جو افواہ سنی گئی تھی وہ غلط ہے -

مولانا عبدالحلیم شرر کا دعوے - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنو کی عدالت میں مولانا عبدالحلیم شرر مصنف و پبلشر فلورا فلوریڈا نے منسارام پبلشر اور معصوم علی وکندن لال پرنٹر انکے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا ہے جس میں حق تالیف میں مداخلت کا عوے کرتے ہوئے ڈیڑھ ہزار روپیہ کا مطالبہ کیا ہے - اور مدعا علیہم نے کتاب کے شائع کرنیکا اقرار کیا - لیکن یہ بحث پیش کی کہ مدعا علیہم کے اس کتاب کے شائع کرنیسے قبل دیگر اشخاص نے بھی اس تصنیف کو شائع کیا تھا - مدعا علیہم نے یہ بھی کہا کہ یہ ایک مخرب اخلاق تصنیف ہے - اسلئے اسکا کوئی حق تصنیف نہیں ہے - مقدمہ کی سماعت ۷ اکتوبر کو ہوگی -

ایک خاص سوال

معزز ہمعصر رسالہ ڈاکٹر ہومیو لاہور

جواب دیں

سوال - آپ قریباً اپنے ہر ایک رسالہ میں زیر عنوان ہومیوپیتھی ہی ایک علمی اور حکیمانہ طریق علاج ہے کے ہمیشہ ہومیوپیتھی کی اوصاف میں مندرجہ ذیل الفاظ لکھا کرتے ہیں:-

(۱) ہومیوپیتھک علاج ہی ایک اصولی - حکمی اور عمدہ علاج کہلانیکا مستحق ہے۔

(۲) ہومیوپیتھک علاج بالکل سادہ - مفید اور حکیمانہ علاج ہے۔

(۳) ہومیوپیتھک علاج آسان سہل الفہم اور مقابلتاً زیادہ مفید ہے۔

(۴) ہومیوپیتھک ایک قدرتی اور اٹل قانون ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا۔

(۵) ہومیوپیتھی ہی شفا دہی کا طریق ہے اسکے سوا کوئی طریق نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ

لیکن دوسرے تمام علوم طبیہ کے متعلق حسب ذیل الفاظ ہمیشہ لکھتے رہے ہیں۔

(۱) شفا کے نکتہ خیال سے انکا علم بے سود ہے (۲) ہومیوپیتھک کے علاوہ تمام طریق علاج بے اصولے۔ اوٹ پٹانگ۔ گمراہ اور جان کے لاگو ہیں (۳) ایلوپیتھک طریق علاج علمی۔ شافی اور حکیمانہ علاج نہیں ہے (۴) ایلوپیتھک طریق علاج خواہ مخواہ وقت اور مال کو ضائع کرتا ہے (۵) ہومیوپیتھک کے علاوہ تمام طریق علاج خواہ مخواہ وقت اور مال کو ضائع کرتا ہے (۵) ہومیوپیتھک کے علاوہ تمام طریق علاج بالکل نامکمل۔ بودے اور الجھن دار ہیں (۶) دیگر طریق علاج محض قیاسی اندھیرے میں ٹکریں مارنا۔ خالی از صداقت اور خطرۂ جان ہیں (۷) علم طب مجموعی طور پر جعفر زٹلی کی دور از فہم داستانوں کا طومار ہے۔ قحط۔ وبا اور لڑائی سے اتنی جانیں ضائع نہیں ہوئی ہونگی جتنی کہ

فاضل اطباء کے ہاتھ سے (۸) ہومیوپیتھک کے علاوہ تمام علوم علاج کو درحقیقت علم کے نام سے پکارنا ہی غلطی ہے۔ مختلف لوگوں کے پراگندہ خیالات بے ڈھنگے اور بے ترتیب طور پر جمع کئے ہوتے ہیں انکے اصول کیا ہیں چند در چند غلط خیالات کا مجموعہ ہیں۔ بے اصولاپن انکا اصول ہے۔ گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ٹکریں لگانا انکا شیوہ ہے (۹) ایلوپیتھک طبیب مریضوں کو صحت نہیں دیتے بلکہ اُنا مریض بناتے ہیں۔ بڑے بے رحم۔ بے درد۔ تکلیف دہ اور نقصان رساں ہیں (۱۰) ہومیوپیتھی کے علاوہ تمام مروجہ طریق علاج بالکل ناقص۔ غیر مفید۔ مضر اور غیر حکیمانہ ہیں انکے مطابق علاج کرنا علاج نہ کرنے سے تین گنا مہلک ہے (۱۱) ایلوپیتھک طبیب لکیر کے فقیر کولہو کے بیل آنکھیں بند کر کے کام کرنے والے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ یہ الفاظ مکمل نہیں بلکہ خلاصہ ہے۔ ان تمام الفاظ کا جو کہ آپ دیگر علوم طبیہ کے متعلق لکھتے رہتے ہیں

اب سوال یہ ہے کہ اگر واقعی بقول آپ کے ہومیوپیتھک کے علاوہ دیگر تمام علاج بالکل غلط اور مضر ہیں تو دنیا میں ابتدا سے لیکر آجتک بے شمار مخلوق جو طرح طرح کی امراض سے شفایاب ہوتی رہی ہے اور اب بھی ہمارے سامنے اگنت مرضاء صحت حاصل کر رہے ہیں۔ جس سے آپ بھی کسی صورت انکار نہیں کر سکتے۔ پھر ان کی صحت یابی میں کونسا اصول صحیح کام کر رہا ہے۔ کیونکہ بغیر کسی صحیح اصول کے اسکا نتیجہ صحیح نہیں نکلا کرتا۔ امید ہے کہ آپ لکیر کے اس سوال کا جواب نہایت سوچ سمجھ کر اور مدلل دینگے کیونکہ منہ سے جو جی چاہے کہہ لینا اور قلم سے جو چاہے لکھ لینا آسان ہے لیکن اسکا ثبوت بدلائل قاطعہ مہیا کرنا محال ہے۔ آپکے جواب لکھنے پر امید ہے کہ اور بھی سوالات کا سلسلہ چل پڑیگا۔ اور آپکی یہ ناز طب ہومیوپیتھی خامیوں اور کمزوریوں پر بھی نظر کیجائیگی تاکہ پبلک کو حق و باطل کے درمیان امتیاز کرنیکا موقعہ ملے یہ سلسلہ سوالات بھی میں نے خود بخود شروع نہیں کیا بلکہ آپنے اپنے رسالہ میں تمام ایلوپیتھک اطباء کو مختلف الفاظ سے بار بار تحریک کی ہے کہ آپسے تبادلہ خیالات کریں۔ سو سب سے پہلے آج میں اس میدان تحقیق میں آپکے سامنے حاضر ہوتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ آئندہ اشاعت میں اسکا جواب ضرور عنایت فرمائینگے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ عذرات رکیکہ بنا کر اسکو ٹالدیں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ آپکے وہ تمام الفاظ غلط اور ہتک آمیز ثابت ہونگے جو آپکو واپس لینے پڑینگے

گلزار ہند سیم پریس لاہور میں باہتمام الیس احمد علی چشتی پرنٹر چھپا اور حکیم احمد الدین پبلشر نے شائع کیا

* حصہ ماہ حال کے رسالہ میں آخری صفحہ میں آپکی طرف